REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. RN. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم　وعلی عبدہ المسیح الموعود

جلد ۳۶　شمارہ ۴۸

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۴۵ روپے
ششماہی ۲۳ روپے
ممالک غیر { بذریعہ ہوائی ڈاک ۱۹۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۱۴ ربیع الثانی ۱۴۰۸ ہجری　۲۶ نبوت ۱۳۶۶ ہش　۲۶ نومبر ۱۹۸۷ء

2628
Dr. Major Zaheeruddin Khan sb
A.M.C. Commond Hospital
Sec:- 12
U.T. CHANDIGARH - 160012

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۳ نبوت (نومبر) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ملنے والی تازہ اطلاعات کے مطابق حضور پُرنور کینیڈا اور امریکہ کے دورہ سے بخیریت واپس لندن تشریف لے آئے ہیں۔ فالحمد للہ علی ذالک

احباب جماعت التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے ہمارے جان و دل سے پیارے آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو۔ اور مقاصد عالیہ میں حضور انور کو معجزانہ فتح الٰہی عطا فرما دے۔ آمین۔

● مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اور جملہ درویشان کرام و احباب جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ ٭

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

روح پرور مجلس علم و عرفان

تیسرے سالانہ یورپین اجتماع ۸۶ ۱۹ء کے موقعہ پر مجالس علم و عرفان میں سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے چند روح پرور جوابات اخبار احمدیہ مغربی جرمنی کی (سہ ماہی) پر بحوالہ ہفت روزہ النصر لندن مجریہ ۹ اکتوبر ۱۹۸۷ء سے شکریہ کے ساتھ شائع کئے جا رہے ہیں　(قائمقام ایڈیٹر)

سوال:- ۲۸ جولائی ۱۹۶۷ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے لندن میں ایک لیکچر دیا تھا جو ایک انتباہ کے نام پر شائع ہو چکا ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ موجودہ زمانے میں جماعت احمدیہ کس روحانی مقام پر ہے اس نئے پیغام کی روشنی میں؟

جواب:- دنیا میں کوئی جماعت بھی ہمیشہ ایک مقام پر نہیں رہتی۔ سفر ہے اور کوشش ہے۔ جماعت احمدیہ بھی مسلسل کوشش کر رہی ہے کہ اس کی روحانی اور اخلاقی حالت پہلے سے بہتر ہو۔ اسی لئے موجودہ زمانے میں بھی ہم پوری کوشش کر رہے ہیں اور اس زمانے میں ہمارے لئے مددگار بات یہ پیدا ہو گئی کہ پاکستان میں احمدیوں پر شدید مظالم ہوئے اس کے ردّ عمل کے طور پر احمدیوں کے اندر نیکی، تقویٰ، نماز، روزہ، خدا سے محبت اس سے پیار اس کے حضور دعائیں کرنا یہ سارے رجحانات پہلے سے بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ اس لئے میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں۔ اس وقت جماعت جس دور سے گزر رہی ہے

اگرچہ سو فیصدی ہر احمدی کے متعلق کوئی بھی دعویٰ نہیں کر سکتا لیکن معیار خصوصاً نئی نسلوں کا معیار پہلے سے بہت بہتر ہو رہا ہے اور میری کوشش یہی ہمیشہ ہو گی جب تک زندگی ہے کہ یہ معیار آگے بڑھتا چلا جائے۔ جہاں تک پیغام امن کا تعلق ہے اس پیغام امن کا یا انتباہ کا تعلق ہے اس کا انحصار صرف جماعت احمدیہ پر نہیں ہے بلکہ باہر کی دنیا پر ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کے پیغام سے کیا سلوک کرتی ہے۔ مثلاً جرمنی ہے اگر جرمن میں جماعت احمدیہ کے پیغام کو قبول کیا جاتا ہے اور جرمن قوم اس کو تسلیم کر لیتی ہے۔ مجھے کامل یقین ہے جس میں ذرہ بھی شک نہیں کہ تیسری جنگ کی تباہیوں سے جرمن قوم بچ جائے گی۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا نے واضح خبر دی ہے کہ جو ہولناک تباہیاں آنے والی ہیں ان میں جو تمہارے ماننے والے ہوں گے ان سے میں استثنائی سلوک کروں گا۔ اور ان کو ہلاکت سے بچاؤں گا

اس لئے یہ صرف بحث نہیں کہ احمدی کا معیار کیا ہے بحث یہ ہے کہ دنیا اس پیغام سے کیا سلوک کرتی ہے کس طرح ردّ عمل دکھاتی ہے۔ پس نجات کی راہ ہمارے نزدیک یہی ہے کہ مادی لحاظ سے بھی کہ احمدیت کے پیغام کو دنیا جلد از جلد قبول کرے تاکہ خالی تباہی سے بچ سکے

(باقی صفحہ ۔۔۔ پر)

ولادت:- مورخہ ۱۵ ستمبر ۸۷ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیزم ارادت احمد صاحب کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس کا نام سلمان مصطفیٰ رکھا ہے۔ نومولود حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب سابق ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کا پڑپوتا اور خاکسار کا نواسہ ہے۔ بچے کی زندگی خدمت سلسلہ کیلئے وقف کر دی گئی ہے۔ اعانت بدر میں مبلغ ۲۰/ روپے ادا کئے ہیں۔ نومولود کی صحت، درازی عمر اور خادم دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (اہلیہ محمد احمد درویش قادیان)

جلسہ سالانہ قادیان

مورخہ ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء کو منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس سال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸-۱۹-۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء کی تاریخوں میں منعقد کئے جانے کی منظوری مرحمت فرما دی ہے۔ احباب دعا کریں کہ جماعت کے لئے جلسہ سالانہ ۱۹۸۷ء ہر لحاظ سے اپنی شان میں پہلے سے بڑھ چڑھ کر ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے جماعت کے لئے مبارک کرے اور اپنے افضال و انوار و برکات نازل فرمائے آمین۔

احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے عزم کرتے ہوئے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو پہلے سے بھی زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ ۱۹۸۷ء میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے آمین

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بورڈ بدر قادیان

قرآنیہ اِنَّاللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۶ر نبوت ۱۳۶۶ ہش

تین پرعظمت مالی تحریکات اور دعا کی اہمیت

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک بصیرت افروز خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ر تبوک (ستمبر) ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء "بدر" کے اسی شمارہ میں شائع کیا جا رہا ہے۔ جس میں حضور انور نے دورِ ابتلاء کے متعلق ایک لطیف فلسفہ بیان فرمایا ہے۔ کہ مخالفین کی جانب سے جس قسم کے دکھ دینے کے سامان کئے جا رہے ہیں اس کی مناسبت سے جوابی کارروائی کے طور پر اسی قسم کی نیکیاں عالمی سطح پر بجا لائی جائیں۔ اسی سلسلہ میں حضور انور نے تین مالی تحریکات جاری فرمائی ہیں۔

اول یہ کہ احمدیہ مساجد پر حملے ہو رہے ہیں۔ اس کے مقابل پر تمام دنیا میں کثرت کے ساتھ مساجد تعمیر کی جائیں اور جن مساجد کو نقصان پہنچایا ہے انہیں نئے سرے سے بلند معیار پر تعمیر کیا جائے۔

دوم:۔ احمدیوں کے مکان جلائے گئے ہیں۔ اس کے مقابل پر تحریک بیوت الحمد کے تحت عالمی سطح پر غرباء کو کلی یا جزوی طور پر مکانات تعمیر کر کے دیئے جائیں۔

اسی طرح کسی جگہ پر احمدیوں کو مرتد کرنے کی ناکام کوشش کی جا رہی ہے تو اس کے مقابل پر جہاں جہاں تحریک شدھی کے تحت مسلمانوں کو مرتد کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ وہاں جماعت احمدیہ کے ذریعہ اس ارتداد کو روک دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان تینوں پر پہلے بھی کام ہو چکا ہے اور بڑے ایمان افروز نتائج نکل رہے ہیں۔ تاہم حضور انور نے اس خطبہ جمعہ میں جو نئی مالی تحریکات جاری فرمائی ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں:۔

- تحریک بحالی و توسیع مساجد
- تحریک بیوت الحمد
- تحریک دفاع اسلام بمقابلہ شدھی۔

ان تحریکات کی تفاصیل احباب جماعت حضور پرنور کے خطبہ جمعہ سے معلوم کر سکتے ہیں۔ نیز انشاء اللہ مالی قربانی خدا تعالیٰ کے فضل سے پیش کریں گے ہی لیکن اس موقعہ پر حضور انور نے جو خصوصی اور لطیف تحریک دعا فرمائی ہے اسے نمایاں کرنا مقصود ہے۔

فرمایا:۔

"میرا تجربہ یہ ہے کہ انسانی ساری کوششیں ایسے موقعوں پر بیکار جاتی ہیں وہ اللہ کے حکم کے نتیجہ میں ہم کرتے ہیں اور اس وجہ سے کرتے ہیں کہ ہم خدا کے قانون سے بالا نہیں ہیں ہمیں لازماً جو کچھ کر سکتے ہیں کرنا ہوگا۔ لیکن ہمیشہ مسائل دعا سے حل ہوتے ہیں۔ اور جب یہ ساری کوششیں بالکل بے کار ہو جاتی ہیں۔ جب ایسی پتھر کی دیوار سامنے آتی ہے۔ کہ آگے کوئی راستہ دکھائی نہ دے۔ اس وقت ایک ہی گر ہے جو کارآمد ثابت ہوتا ہے اور وہ دعا کا ہے۔ ایک ہی ہتھیار ہے جو ان روکوں کو توڑ دیتا ہے۔ پاش پاش کر دیتا ہے اور وہ دعا کا ہتھیار ہے۔ اور اس وقت پھر خدا تعالیٰ کی قدرت جس طرح عجیب رنگ میں ظاہر ہوتی ہے اس سے جو لذت پیدا ہوتی ہے۔ اس کا تمام دنیا کی کوششوں کی کامیابی سے جو لذت پیدا ہوتی ہے کوئی مقابلہ نہیں۔

چنانچہ جماعت احمدیہ کو سب سے پہلے اور سب سے اہم دعا کی طرف متوجہ کرتا ہوں .... میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ابتلاء کے ادوار کا رحمت سے گہرا تعلق ہوا کرتا ہے اور رحمت کے لئے آپ کو مانگنا پڑے گا۔ بن مانگے نہیں ملے گا۔ اپنے نیک اعمال کے ذریعہ مانگنا ہوگا۔ زبان کے ذریعہ اپنے دل کے ذریعہ جو کچھ بھی آپ کے بس میں ہے۔ ہر رنگ کی عاجزی کی دعا آپ کر سکتے ہیں لیکن دعا کریں۔ اور پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح ان خطرناک راتوں سے بڑی کامیابی کے ساتھ اور اطمینان کے ساتھ آگے گذارتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان پرعظمت تحریکات میں حسب توفیق بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرما دے اور حضور انور کے ارشادات عالیہ کے مطابق اس دور ابتلاء میں لگاتار دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرما دے آمین

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام دعا کی اہمیت اور اس کے چار اسباب بتاتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ دعا جو خدا تعالیٰ کے پاک کلام میں مسلمانوں پر فرض کی گئی ہے۔ اس کی فرضیت کے چار سبب ہیں

(۱) ایک یہ کہ تا ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت میں خدا تعالیٰ (باقی صفحہ ...)

(باقی صفحہ ...)

اَلْعِزَّۃُ لِلّٰہِ

(۲)

تیرے مہدی کی دعا میں ہے اثر اکسیر کا
شرک و بدعت کے بدن پر آسمانی تیر کا

ربع مسکوں کے کناروں تک بڑا شہرہ ہے آج
احمد موعود کے انذار اور تبشیر کا

شکر للہ مرکز تثلیث میں پھر اہتمام
ہو رہا ہے دھوم سے قرآن کی تنویر کا

شوق ہے فکر حکومت کا نہ دولت کا خیال
امن کی خاطر مگر اذہان کی تسخیر کا

دور فرعونی میں موسیٰ ہے بلا شک بے وطن
کیا حسین نکتہ ہے یہ قرآن کی تفسیر کا

"آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج"
مرحبا! تشریح قرآن کی تشہیر کا

لو! بلند پرواز طائر مغربی اقلیم کے
ہو رہے ہیں صید اب کعبہ کی تاثیر کا

وسط لندن کے عنادل صاف گو ہر اک رنگ
شوق ظاہر کر رہے ہیں باطنی تطہیر کا

کسقدر روشن نشاں ہے اور پھر بین ثبوت
مہدی موعود کی اک خواب کی تعبیر کا

دوسری قدرت کے اس چوتھے مبارک دور میں
پھر ہوا چرچا مساجد کی حسیں تعمیر کا

روز و شب معلوم ہے مجھ کو میرے مولا کریم
فکر دائم کس کو ہے قرآن کی تعلیم کا

امن عالم کے لئے ہے روز و شب کوشاں کون
توڑتے ہیں حلقہ حلقہ ظلم کی زنجیر کا

کون ہیں داعی الی اللہ کون ہیں اہل وفا
کون ہیں مظلوم دنیا میں ہدف تکفیر کا

رحمۃ للعالمین کا دین ہے بے شک حسیں
یہ نہیں محتاج کچھ اکراہ کا تدبیر کا

اس میں ہے وجہ تسلی ہر کسی محروم کی
اس میں ہے کامل مداوا ہر کسی دلگیر کا

اے خدا تجھ کو قسم ہے کبریائی ذات کی
روک دے قدرت سے فتنہ ظلم کی تحقیر کا

ابتلاؤں کا زمانہ ہو گیا ہے اب طویل
فتح و نصرت سے مداوا جلد کر تاخیر کا
تو ہے مالک یا الٰہی عزت و توقیر کا

(عبد الرحیم راٹھور)

خطبہ جمعہ

ٹھنڈے مزاج کے ساتھ پوری تفصیل کے ساتھ غور سے ایک جوابی کاروائی ہونی چاہیئے

ساری جماعت ہر جگہ اپنے معیار کو بڑھائے اور پہلے سے زیادہ نیکیاں اختیار کرے

یہ وہ جوابی کاروائی ہے جو بنگلہ دیش کی اطلاعات کے نتیجے میں بطور پروگرام کے جماعت کو دیتا ہوں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۸ ماہ تبوک ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء بمقام مسجد فضل — لندن

مکرم عبد الحمید فاروقی صاحب ۱۶ گریسن ہال روڈ لندن کا مرتب کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے ——— (قائمقام ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور اقدس نے فرمایا:-

جماعت احمدیہ جس ابتلاء کے دور سے گزر رہی ہے یہ اس نوعیت کا ابتلاء نہیں ہے کہ جس کو جلد کنارا آ جائے۔ کیونکہ جتنے لمبے سفر ہوں اسی کی نسبت سے راہ کی مشکلیں بھی ہوا کرتی ہیں۔ ترقی کے جس دور میں جماعت احمدیہ داخل ہو رہی ہے اور اگلی صدی کی شاہراہ جتنی بلند تر اور عظیم تر منزل کی طرف جماعت احمدیہ کو پکار رہی ہے۔ اس کے نتیجے میں کچھ ایسے بھی ہم پر ابتلاء آ رہے ہیں اور آئیں گے جن میں سے ترقی کے لئے قوموں کا گزرنا ایک تقدیر مبرم ہے اور آج تک کبھی کوئی مذہبی جماعت بھی ان مشکلات سے گزرے بغیر ترقی کی منازل طے نہیں کر سکی، لیکن جتنا لمبا یہ ابتلاء کا دور چل رہا ہے اور آگے چلے گا اسی کی نسبت سے

خدا کے فضل ضرور نازل ہوں گے۔

اس لئے جہاں ایک طرف نگاہ کر کے خوف پیدا ہوتا ہے وہاں دوسری طرف نظر کر کے حوصلے بڑھتے ہیں اور نئی امنگیں اور نئے ولولے پیدا ہوتے ہیں۔ وہ لوگ جن کو پہاڑوں پر چڑھنے کا تجربہ ہے وہ جانتے ہیں کہ دو طرف ہی نظریں جایا کرتی ہیں۔ یا ان گہری کھڈوں کی طرف جن میں ایک لمحہ کی غلطی بھی انسان کو اگر گرا دے تو اس کے جسم کے پرخچے اڑ جائیں اور بسا اوقات بیچ میں سے چٹانیں ایسی ابھری ہوئی ہوتی ہیں کہ زمین کی سطح تک پہنچنے سے پہلے پہلے ہی انسان کے پرخچے اڑ سکتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف وہ بلند پہاڑیاں ہیں، بلند چوٹیاں ہیں جو ایک کے بعد دوسری ابھرتی چلی جاتی ہیں اور انسان جب ایک طرف نیچے کی طرف نگاہ کرتا ہے تو پھر بلندی کی طرف بھی دیکھتا ہے۔ وہ بلند پہاڑیاں اس کو اپنی طرف آنے کی دعوت دیتی ہیں اور اس دعوت میں کتنی قوت ہوتی ہے کہ انسان تھکا ہارا بھی ہو خواہ پاؤں دکھ رہے ہوں یا جسم کے عضو عضو میں تکلیف محسوس ہوتی ہو، بلند چوٹی جب نظر آنے لگتی ہے تو اس کے ساتھ ہی ایک حوصلہ بڑھتا ہے۔ اور انسان یہ عزم کرتا ہے کہ اچھا! جیسا بھی ہو

میں اس چوٹی تک ضرور پہنچ جاؤں گا۔

اور جب وہ اس چوٹی تک پہنچتا ہے تو اس سے آگے ایک اور چوٹی دکھائی دینے لگتی ہے اور پھر جب اس چوٹی تک پہنچتا ہے تو آگے ایک اور چوٹی دکھائی دینے لگتی ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک لامتناہی سلسلہ ہے۔ دنیا کی دنیوی بلندیوں میں تو کوئی نہ کوئی انتہا بھی ہوا کرتی ہے لیکن جہاں تک روحانی بلندیوں اور مذہبی رفعتوں کا تعلق ہے یقیناً یہ سلسلہ لامتناہی ہے۔ اس لئے دنیا کی چوٹیاں سر کرنے والے ایک اس بات پر تو ضرور امید لگائے بیٹھے ہوتے ہیں کہ اس چوٹی کے بعد اگر ایک اور بھی آئی اور ایک اور بھی آئی تو آخر اس سلسلے کا کوئی انجام ہوگا۔ اور اس کے بعد اس بلندی پر بیٹھ کر ہم کہہ سکتے ہیں کہ جو بھی بلندیاں سر کی جا سکتی تھیں وہ سب ہم نے سر کر لیں لیکن ایک مذہبی ترقی کرنے والی جماعت یا روحانی ترقی کرنے والا فرد بلندیوں کی طرف سفر تو کرتا رہتا ہے۔ خدا اسے نئی منازل سر کرنے کی توفیق بھی عطا فرماتا رہتا ہے لیکن اس کی سوچ میں یہ عنصر کبھی بھی داخل نہیں ہوا کہ یہ آخری چوٹی ہے جو ہم سر کر لیں گے اور اس کے بعد اطمینان سے بیٹھیں گے۔ اس لئے ساری زندگی جد و جہد ہے۔

زندگی کے آخری سانس تک مومن کا جہاد جاری رہتا ہے

موت کے بعد کیا ہے؟ یہ ہم نہیں جانتے۔ لیکن یہ اندازہ ضرور ہو سکتا ہے کہ وہ خدا جس نے ترقیوں کا یہ سلسلہ جاری فرمایا ہے، اس نے موت کے بعد بھی ترقیوں کا کوئی سلسلہ ضرور جاری رکھا ہوگا۔ ورنہ یہ ممکن نہیں کہ اتنے لمبے ترقیات کے دور سے انسان کو گزار کر خدا تعالیٰ کسی دیا ایسے مقام

"میں سچ کہتا ہوں کہ دعا بڑی زبردست اثر والی چیز ہے"
(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۶۴)
پیشکش:- گلوب ربر سولز مینوفیکچررز ۴۳ راجندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون:- 27.0441
گرام:- GLOBEXPORT

پر کھڑا کر دے۔ جہاں کچھ لیٹ رہنا ہے اور کھانا کھانا ہے یا دودھ پینا ہے اور انتظار بیٹھے ہیں اور کوئی کام بھی نہیں کرنا۔ کوئی مزید بلندی نہیں۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں اور یہی قرآن کریم کی تعلیم ہے کہ مرنے کے بعد بھی رفعتوں کی کوئی انتہا نہیں ہوگی۔ بلکہ انسان کے درجات بڑھتے چلے جائیں گے اور ان درجات کے لئے اُسے روحانی رنگ میں کچھ نہ کچھ محنت بھی ضرور کرنی پڑے گی۔ اس تربیت کے مضمون کے متعلق ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث سے علم ہوتا ہے کہ وہ بچے جو بلوغت تک پہنچنے سے پہلے (جب بچے پر ایک شریعت فرض ہوتی) فوت ہو جاتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سپرد ان کی روحیں کی جاتی ہیں کہ وہ ترقیات جو اس دنیا میں نہیں کر سکے، وہ ان کی طرف ان کو تربیت دے کر آگے بڑھائیں اور ان کی نشوونما کریں۔

گویا اگر نشوونما کا سلسلہ بچوں میں جاری ہے تو ہرگز بعید نہیں بلکہ زیادہ قرین قیاس ہے کہ بڑوں میں بھی،

آئندہ ترقی کی راہیں کھلی رہیں گی۔

بہرحال بعد کی دنیا کے حالات تو بعد کی دنیا میں جانے کے بعد ہی حقیقی طور پر معلوم ہو سکتے ہیں لیکن قرآن کریم نے جو کھڑکیاں کھولی ہیں ان سے میں یہی اندازہ لگاتا ہوں کہ کوئی آخری ایسی آرام کی منزل نہیں ہے جس کے بعد جدوجہد ختم ہو جاتی ہے۔

پس اس دنیا میں تو جدوجہد ہماری زندگی کا ایک لازمہ ہے اور جیسا کہ میں نے بیان کیا۔ مذہبی دنیا میں تو ریٹائرمنٹ RETIREMENT کا کوئی تصور نہیں۔ اگر ریٹائرمنٹ کا کوئی تصور ہوتا تو سب سے زیادہ تو حقدار یہ تھے کہ ان کو ریٹائر کیا جاتا۔ اتنی محنت اُٹھاتے تھے، انہوں نے قوم کی خاطر اتنے دکھ برداشت کئے اور ہمیشہ کرتے رہے اور اتنا مسلسل ان کے ذہنوں پر اور ان کے اعصاب پر بوجھ رہا کہ دنیاوی مشقتوں سے بڑھ کر ذہنی بوجھ ان کی صحتوں پر زیادہ اثر انداز ہوتا رہا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعے پر فرمایا کہ مجھے تو سورۂ ہود نے بوڑھا کر دیا۔ جن سورتیں اکٹھی ہیں۔ تینوں کا ذکر ملتا ہے ایک حدیث میں ہے۔ شیبتنی ہود۔ کہ مجھے تو سورۃ ہود نے بوڑھا کر دیا۔ یعنی لوگوں کو تو عمر بوڑھا کرتی ہے گیا ہوا وقت بوڑھا کرتا ہے یا جسمانی مشقتیں کرتی ہوں گی لیکن مجھے تو اس مضمون نے جو سورۂ ہود میں نازل ہوا ہے جس نے مجھے ڈرا دیا کہ قومیں کس طرح ہلاک ہوا کرتی ہیں، اس کی فکر نے بوڑھا کر دیا ہے۔

تو انبیاء کے اوپر جو ذہنی بوجھ ہوتے ہیں وہ عام جسمانی بوجھوں سے بہت زیادہ ڈیمانڈنگ DEMANDING ہوتے ہیں، ان کی صحت کے اوپر وہ ایسے گہرے اثر چھوڑتے ہیں کہ اگر خدا کا غیر معمولی فضل شامل حال نہ ہو تو وہ اپنی ذمہ داری کو نبھا نہ سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ

نہایت پاکیزہ زندگی کے باوجود،

جو بظاہر عمر ہونی چاہیئے، ان کی وفات بعض دفعہ اس سے پہلے ہوتی دکھائی دیتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے ذمہ داری سے پہلے کے چالیس سال جس طرح پاکیزگی سے گزرے اور نبوت کے بعد جس طرح پاکیزگی سے ساری زندگی گزری، اس میں بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ عمر بہت لمبی ہونی چاہیئے۔ اور پھر غذا میں بھی بہت ہی زیادہ سادگی، اس حد تک کہ کسی قسم کی مضر غذا کا کوئی تصور بھی نہیں ہے۔ پھر زیادہ کھانے کا تو کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن کم کھا کر اپنے آپ کو ایک ایسی زندگی کی عادت ڈال لینا۔ انبیاء کا شیوہ ہوا کرتا ہے۔ کہ جس کے نتیجے میں ان کے جسم میں کوئی بھی زائد بوجھ نہیں رہتا ایک چربی کا قطرہ بھی ہم نہیں کہہ سکتے کہ ان کے جسم پر زائد بوجھ بنا ہو۔

ان حالات میں بعض انبیاء کی عمریں بڑی لمبی بھی گزری ہیں۔ لیکن جو سب سے عظیم الشان نبی دنیا میں پیدا ہوا یعنی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کی عمر ایک پہلو سے ۶۳ سال بنتی ہے۔ اور اگر سورج کے سالوں سے حساب کیا جائے تو ۶۰ سال بنتی ہے۔ بڑی وجہ یہ تھی کہ آپ کے اوپر بے انتہا ذہنی بوجھ تھے انتہائی غیر معمولی اعصابی تناؤ تھے کہ عبادت کے ذریعے وہ حل ہوتے رہتے تھے لیکن اس کے باوجود صحت کے لئے سب سے زیادہ مضر کیونکہ کسی چیز نے اگر ادا کیا ہے تو آپ کی ذمہ داریوں نے ادا کیا ہے۔ پس میں اس پہلو سے کہہ رہا ہوں کہ اگر کسی کو ریٹائرمنٹ کا حق ہے تو انبیاء کو ریٹائرمنٹ کا حق ہے۔ لیکن آخری سانس تک

ہوش کے آخری لمحے تک انبیاء اپنے کاموں میں مصروف رہتے ہیں

بلکہ ان کے بوجھ بڑھتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں، مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے حالات پر غور کرنے سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ پس اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ مذہبی دنیا میں ترقیات زندگی کے آخری سانس تک ہمارے لئے مقدر ہیں اور کوئی ترقی ایسی نہیں جو مفت میں حاصل ہو سکے۔ ہر ترقی کے لئے کچھ محنت کرنی پڑتی ہے۔ کچھ صرف کرنا ہوگا۔ یہ وہ ایک سائنٹیفک اصول ہے جس میں آپ کوئی استثناء نہیں دیکھیں گے۔

اگر فضل کا مضمون کسی کے ذہن میں آئے پھر وہ کیا چیز ہے، تو جو ترقی ملتی ہے وہ فضل سے ملتی ہے۔ محنت کے ساتھ اس قسم کی اس کو مناسبت نہیں ہے۔ جیسے دنیاوی محنت میں عمل اور جزاء کی ایک مناسبت ہوا کرتی ہے۔ بلکہ روحانی زندگی میں اور مذہبی زندگی میں ہم جتنی محنت کرتے ہیں اس سے کئی گنا زیادہ اجر پاتے ہیں۔ اس لئے وہ کئی گنا زیادہ اجر پانا اور محدود محنت کا لامتناہی پھل پانا یہ بہرحال فضل سے تعلق رکھنے والا مضمون ہے۔ بہرحال میں اس تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ میں متوجہ یہ کرنا چاہتا ہوں اگر جماعت احمدیہ میں سے کسی کو یا بعض کو یہ خیال ہو کہ

ابتلاء کا دور لمبا ہو رہا ہے

یا ایک جگہ کے بجائے، دوسری جگہ بھی ابتلا شروع ہو گئے تو اس کے نتیجے میں خوف اس کے دل میں نہیں پیدا ہونا چاہیئے۔ مایوسی پیدا نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ ایسی ابتلاء ساری مذہبی تاریخ گواہ ہے کہ مزید بلند تر منازل کی طرف لے جانے والے ہوا کرتے ہیں۔ لامذہب قوموں کو ابتلاء بعض وقت ان کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ لیکن باخدا مذہبی قوموں کے ابتلاء ان کو کبھی ہلاک نہیں کیا کرتے۔ لازماً بلا استثناء ہمیشہ ہر ابتلاء کے بعد وہ نئی قوت، نئی شان، نئی زندگی کے ساتھ باہر نکلتے ہیں۔ پس اس لئے ابتلاء پر نظر کریں اور ان کے مقابلے کی کوشش کریں۔ لیکن مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔

ابھی پاکستان میں جو سلسلہ جاری ہے، وہ تو جاری ہے لیکن اب بنگلہ دیش کی طرف بھی، بعض بیرونی طاقتوں نے اور بعض بیرونی حکومتوں نے رخ کیا ہے۔ اور بعض ایسے علاقے جہاں احمدیت سب سے پہلے ظاہر ہوئی تھی اور احمدیت کے لئے وہاں بنیاد ہے وہ آج کل ان کی شرارت کی توجہ کا مرکز بنا۔ برہمن بڑیہ اور اس کے گرد ماحول کی جماعتوں کا ایک گڑھ ہے جو بڑی دیر سے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ، قائم ہے۔ اور برہمن بڑیہ سے فساد شروع کر کے ایسے ان مولویوں نے ان فسادات کو دیہات میں پہنچا دیا ہے۔ اور بعض جگہ شدید مظالم کئے ہیں۔ بعض نوجوانوں کو بھی، بوڑھوں کو بھی اتنا مارا گیا کہ گویا وہ موت کے کنارے پہنچ گئے۔ بعض ایسی حالت میں ملے کہ جیسے کوئی سسک سسک کر دم توڑ رہا ہو مگر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا کہ انہیں وقت پر ہسپتال پہنچانے کا انتظام ہو گیا۔ بعض ابھی ہسپتالوں میں ہیں اور بعض ہسپتالوں سے فارغ ہو چکے ہیں۔

لیکن ان پر جو دباؤ ہے کہ ہم تمہیں مار مار کے ہلاک کر دیں گے جب تک تم مرتد نہ ہو۔ اور وہاں خصوصیت کے ساتھ ترغیب ارتداد کی طرف ہے۔ پاکستان میں جو حالات ہیں ان میں اور ان میں فرق ہے پاکستان میں کلمہ پڑھنے سے روکا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ جب تک تم کلمے سے باز نہیں آؤ گے اس وقت تک ہم تمہیں مارتے رہیں گے۔ وہاں وہ اپنی جہالت میں شاید یہ سمجھتے ہیں کہ ہم کلمہ نہیں پڑھتے۔ وہ کلمہ پڑھانے کے لئے مارتے ہیں۔ اور جب احمدی کلمہ پڑھ کے سناتے ہیں تو کہتے ہیں کہ نہیں، اس کے ساتھ مسیح موعود علیہ السلام کا انکار بھی کرو۔ لیکن میرے علم میں بنگلہ دیش میں کوئی ایسا واقعہ نہیں آیا کہ کوئی احمدی کلمہ پڑھتا ہو اس کے نتیجے میں سزا ملی ہو۔ دراصل تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انکار کروانے کے لئے یہ سارے مظالم توڑے جا رہے ہیں۔ اور ایک آدھ جگہ سے ارتداد کی بھی خبریں ملی ہیں۔ مثلاً برہمن بڑیہ میں ایک دو اشخاص کے متعلق ارتداد کی اطلاع ملی جو مظالم کو زیادہ برداشت نہیں کر سکے۔ لیکن اس کے باوجود خوشکن پہلو یہ ہے کہ ان کے بیوی اور بچوں کے خطوط مجھے آنے شروع ہوئے اور انہوں نے اپنے خاوند سے، یا اپنے باپ سے بیزاری کا اظہار کیا اور استغفار کے متعلق بتایا کہ ہم مسلسل استغفار کر رہے ہیں۔ آپ بھی ہمارے لئے دعا کریں۔ ہم تو یہ فیصلہ کر بیٹھے ہیں کہ اس کا عقدر اگر خراب ہوا تو اللہ تعالیٰ ہمیں اس ذلیل انجام سے بچائے اور

جان بھی جاتے تو تب بھی ہمارا ایمان سلامت رہے

اس قسم کے خط ان کی طرف سے ملتے رہے۔

تو اگر ارتداد ہے بھی، تو بہت تھوڑا ہے اور ایسا نہیں ہے کہ خاندان کے خاندان الگ ہو گئے۔ دوسری بات ان مرتدوں کے متعلق جو گنتی کے چند ہیں، یہ ہے کہ جماعتی اطلاع کے مطابق یہ ایسے لوگ ہیں جو پہلے ہی جماعتی تعلق میں بھی کمزور تھے اور گندے کاروباروں میں مصروف تھے۔ اور معاملات میں گندے تھے۔ اس کی وجہ سے یہ لوگ جماعت پر داغ تھے۔ اس لئے ان کے ارتداد سے جماعت کو کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن جب دشمن کے ساتھ مقابلہ ہو رہا ہو اور اسی مضمون پر بحث آرائی ہو کہ ایمان سلامت رہتا ہے کہ نہیں رہتا، تو اس وقت، ایک کمزور شخص بھی جماعت کو چھوڑ جائے تو داغ ضرور پڑتا ہے۔ اور ضرور تکلیف ہوتی ہے۔ اگر وہ ایسے تھے تو ان کو سنبھالنا چاہیئے تھا اور ان کو واپس لانے کی اس وقت کوشش کرنی چاہیئے تھی۔ عدم توجہ کے نتیجے میں اگر بعض عضو بھی کاٹنا پڑے تو اس پر یہ کہہ کر تسلی کا اظہار کرنا کہ بیمار تھا اس لئے کاٹا گیا، یہ تو بڑی بیوقوفی ہے، بیمار تو تھا لیکن کاٹنے کی نوبت کیوں آئی اور اگر سب کوشش کر لی گئیں اور اس کے باوجود ایسا ہوا جیسے بعض دفعہ ہوا کرتا ہے۔ انسان کے بس میں نہیں ہوتا، بعض بد نصیب ہیں جنہوں نے بد نصیب ہی رہنا ہے تو پھر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہماری طرف سے پوری کوشش ہوئی لیکن یہ بچ نہیں سکا۔ اس کے باوجود دل میں دکھ ہوتا ہے۔ ایک احمدی بھی کہیں دنیا میں ضائع ہو جاتا ہے ہماری غفلت کی وجہ سے یا اپنی بد نصیبی کی وجہ سے، تو اس کا دکھ پہنچتا ہے اس لئے

ہر ایک بھی احمدی جہاں ضائع ہو ان کو واپس لانے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے

اور یہ کہہ کے معاملے کو ختم نہیں سمجھنا چاہیئے کہ گندہ تھا، نکل گیا۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر چند گندے آدمی جماعت سے الگ ہو جائیں تو اس سے مایوسی بہرحال نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ہر ابتلاء کے بعد اللہ تعالیٰ کثرت سے دوسرے پھل عطا فرمائے گا۔ جو پہلوں سے بہتر ہوں گے۔ اس لئے خدا تعالیٰ کا جو وعدہ ہے وہ تو جماعت احمدیہ کے حق میں پہلے بھی پورا ہوتا رہا ہے اور آئندہ بھی انشاءاللہ پورا ہوتا رہے گا۔ اس بارہ میں ہمیں کوئی بھی کسی قسم کا شک نہیں ہے بلکہ شک کرنا بھی اپنے نفس کو ہلاک کرنے کے مترادف ہے۔ خدا تعالیٰ کی رحمت کا، تائید کا ہاتھ جماعت کے ساتھ اتنا واضح ہے، اتنا کھلا ہے، اس طرح بار بار ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے بعد کوئی بہت ہی بد نصیب انسان ہوگا جو خدا تعالیٰ کے وعدوں پر شک کرے۔ اس لئے ہمیں تو اس بات میں کوئی شک نہیں۔ لازماً پہلے سے بہت بڑھ کر جماعت احمدیہ کو مادی قوت بھی نصیب ہوگی اور روحانی قوت بھی نصیب ہوگی اور اخلاقی لحاظ سے بھی جماعت پہلے سے بہت زیادہ ترقی کرے گی۔

لیکن صرف یہی کافی نہیں ہے۔ یہ امید بھی صرف کافی نہیں ہے اس امید کے ساتھ ہمیں اپنی کوششوں کو پہلے سے زیادہ تیز کرنا چاہیئے

ہر ٹھوکر کے بعد اپنی رفتار کو بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیئے

ہر تکلیف کے بعد یہ سوچنا چاہیئے کہ آئندہ ایسی تکلیف کی راہ کیسے بند کی جائے، اس کے ازالے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس لئے جہاں جہاں بھی جماعت میں کہیں ارتداد ہوا ہے یا کمزوریاں دکھائی گئی ہیں وہاں کی انتظامیہ کو اور بحیثیت ملک، سارے ملک کی انتظامیہ کو آئندہ کے لئے جماعتی حفاظت کے لئے بہتر سامان پیدا کرنے چاہئیں اور سب سے بہتر روحانی حفاظت کا سامان نیکیوں کی عادت ڈالنے سے ہوتا ہے۔ نصیحت سے اتنا نہیں ہوا کرتا یعنی اگر یہ نصیحت کی جائے کہ تم لوگ مرتد نہ ہو، کمزوری نہ دکھاؤ، کچھ اثر تو ضرور ہوتا ہوگا۔ لیکن سب سے زیادہ انسان کی ابتلاء میں حفاظت کرنے والی چیز اس کی وہ نیکیاں ہیں جو پہلے سے جاری ہوں اور ان نیکیوں کو ابتلاء میں نئی جلاء ملتی ہے اور اگر اندر سے کوئی کھوکھلا وجود ہے۔ تو اس کا کھوکھلاپن ظاہر ہو جایا کرتا ہے۔

اس لئے ہمیں، اس جہت سے جماعتوں کو پروگرام بنانا چاہیئے کہ جہاں جہاں بھی ابتلاء کے بادل ہیں وہاں خصوصیت کے ساتھ جماعت کی روحانی اور اخلاقی ترقی کی طرف توجہ دینی چاہیئے اگر نمازوں میں کمزوری ہے تو ان کو نمازوں پر قائم کیا جائے۔ مالی قربانی میں کمزوری ہے تو مالی قربانی میں ان کا قدم آگے بڑھایا جائے اگر نظریاتی لحاظ سے علم کی کمی کی وجہ سے کمزوری ہے تو پھر علم کی کمی پوری کرنی چاہیئے۔ تو بہرحال جہاں بھی دشمن حملہ کرے اس کی جوابی کاروائی کے لئے

ٹھنڈے مزاج کے ساتھ پوری تفصیل کے ساتھ غور کر کے ساتھ ایک جوابی کاروائی طے

ہونی چاہیئے۔

جہاں تک عمومی طور پر ساری دنیا کی جماعت کے ردعمل کا تعلق ہے اس میں سب سے پہلے میں آپ کو دعا کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ جہاں تک ان ابتلاؤں کے نتیجے میں دنیاوی کوششوں کا تعلق ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بلا تاخیر، جس وقت کوئی بری اطلاع آتی ہے جوابی کاروائیاں شروع ہو جاتی ہیں اور ہر امکانی جہت میں شروع ہو جاتی ہیں، جہاں تک انسانی عقل کام کرتی ہے جہاں تک اللہ تعالیٰ راہنمائی عطا فرماتا ہے میں آپ کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ کوئی بھی ایسا گوشہ نہیں چھوڑا جاتا جہاں انسانی کوشش ہو سکتی ہے اور جماعت نہ کرے۔ لیکن میرا یہ تجربہ ہے کہ انسانی ساری کوششیں ایسے موقعوں پر بیکار جاتی ہیں وہ اللہ کے حکم کے نتیجے میں ہم کرتے ہیں اور اس وجہ سے کرتے ہیں کہ ہم خدا کے قانون سے بالا نہیں ہیں ہمیں لازماً جو کچھ ہم کر سکتے ہیں، کرنا ہوگا۔ لیکن ہمیشہ مسائل دعا سے حل ہوتے ہیں۔ اور جب یہ ساری کوشش بالکل بیکار ہو جاتی ہیں جب ایسی پتھر کی دیوار سامنے نظر آتی ہے کہ آگے کوئی راستہ دکھائی نہ دے۔ اس وقت ایک ہی گر ہے جو کارآمد ثابت ہوتا ہے اور وہ دعا کا ہے۔ ایک ہی ہتھیار ہے جو ان روکوں کو توڑ دیتا ہے، پاش پاش کر دیتا ہے اور وہ دعا کا ہتھیار ہے۔ اور اس وقت پھر خدا تعالیٰ کی قدرت جس طرح تجیبہ

رنگ میں ظاہر ہوتی ہے اُس سے جو لذت پیدا ہوتی ہے اس کا تمام دنیاوی کوششوں کی کامیابی سے جو لذت پیدا ہوتی ہے کوئی مقابلہ نہیں۔ چنانچہ جماعت احمدیہ کو سب سے پہلے اور سب سے اہم دعا کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔ یہ ابتلاء بڑھ رہے ہیں اور پھیل رہے ہیں اور ان کے پیچھے بڑی بڑی حکومتوں کی سازشیں ہیں۔ جن کی اطلاعیں جماعت کو مل رہی ہیں اور جماعت جو مقابل پہ کوشش کر سکتی ہے کر رہی ہے لیکن

یہ مسائل دعا کے بغیر حل نہیں ہوں گے

اللہ تعالیٰ کا غیر معمولی فضل آپ مانگیں گے تو نازل ہوگا۔ رحمن کے کچھ فضل بن مانگے نازل ہوا کرتے ہیں لیکن کچھ ایسے ہیں جن کا رحیمیت سے تعلق ہے۔ اور ابتلاء کے دور کا رحیمیت سے گہرا تعلق ہے۔ اس کی تفصیل میں اس وقت جانے کا وقت نہیں ہے کیونکہ یہ ایک تفصیلی مضمون ہے لیکن اتنا میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ابتلاء کے ادوار کا رحیمیت سے گہرا تعلق ہوا کرتا ہے۔ اور رحیمیت کے لئے آپ کو مانگنا پڑے گا۔ بن مانگے نہیں ملے گا۔ اپنے نیک اعمال کے ذریعہ مانگنا ہوگا۔ زبان کے ذریعے، اپنے دل کے ذریعے جو کچھ بھی آپ کے بس میں ہے، جس رنگ کی عاجزی کی دعا آپ کر سکتے ہیں۔ ویسی دعا کریں اور پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کس طرح ان خطرناک راستوں سے بڑی کامیابی کے ساتھ اور اطمینان کے ساتھ آگے گزارتا ہے۔

دوسری بات جو عمومی طور پر جماعت کر سکتی ہے وہ یہ ہے کہ جہاں جس قسم کی مخالفانہ کوشش ہو اس کے جواب میں، دنیا میں ساری جماعت

ہر جگہ اپنے معیار کو بڑھا دے اور پہلے سے زیادہ نیکیاں اختیار کرے

اگر مساجد توڑی اور برباد کی جا رہی ہیں تو مساجد بڑھنی چاہئیں۔ اگر غرباء کے گھر برباد کئے جا رہے ہیں تو غرباء کے گھروں کی طرف توجہ کرنی چاہیئے یعنی جس رنگ میں بھی دشمن ظلم کرتا ہے اس کی براہِ راست جوابی کارروائی ساری دنیا میں جماعت کر سکتی ہے اور وہ نیکیوں کے ذریعہ ہے۔ اس قسم کی نیکیوں کے ذریعے جن کا ابتلاء کے ساتھ ایک قدرتی تعلق ہے۔ چنانچہ اس ابتلاء میں بنگلہ دیش میں خصوصیت کے ساتھ ایک انہوں نے مسجدوں پر حملہ کیا ہے اور ایک غرباء کے گھروں پر۔ اور غرباء کی تجارتوں پر۔ اس لئے ہمیں اس کے ردِ عمل کے طور پر دو طرح سے ساری دنیا میں اپنی بعض نیکیوں کو خصوصیت کے ساتھ آگے بڑھانا چاہیئے۔ مسجد سے تعلق کو بڑھانا چاہیئے۔ جہاں جہاں مساجد ہیں جیسا کہ میں نے پہلے بھی نصیحت کی تھی ان کی زینت کی طرف اور ان کی صفائی کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ جہاں جہاں مساجد نہیں ہیں اور جماعتیں ہیں، خواہ چھوٹی ہی ہوں، وہاں مساجد بننی چاہئیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جو اطلاعیں مل رہی ہیں گزشتہ چند مہینوں میں، خدا کے فضل سے جماعت کی مسجدوں کی طرف غیر معمولی توجہ ہوئی ہے۔ مساجد بن رہی ہیں لیکن چونکہ مسجدوں پر خصوصیت سے حملہ ہے۔ اس لئے ہمیں اور زیادہ تیزی کے ساتھ مساجد بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اگر بڑی مسجد نہیں بنا سکتے تو جھونپڑی والی مسجد بنا لیں۔ لیکن مسجدوں کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ کرنے کی ضرورت ہے۔

غرباء کے گھر لوٹے جا رہے ہیں تو غرباء کی طرف توجہ کریں۔ جہاں جہاں جماعتیں ہیں وہ

اپنے غرباء کا خیال رکھیں

ان کی مصیبتیں دور کرنے کی کوشش کریں۔ جن کے پاس ذریعہ معاش نہیں ہے ان کو ذریعہ معاش مہیا کرنے کی کوشش کی جانے۔ جن کے پاس گھر نہیں ہیں ان کو گھر بنا کے دینے چاہئیں یہ بظاہر بنگلہ دیش سے دور، ہزاروں میل دور ایک واقعہ ہو رہا ہوگا۔ کہیں چھوٹی سی مسجد بن رہی ہے۔ کہیں جماعت کسی غریب کے گھر کی مرمت کی کوشش کر رہی ہے۔ کہیں اس کو نیا گھر بنا کے دے رہی ہے۔ یہ جو واقعات ہیں بظاہر ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہزاروں میل کے فاصلے پر ایک چھوٹا سا واقعہ ہو رہا ہے لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ خدا کی تقدیر میں ان کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ جس قسم کا حملہ ہو اس کی جوابی اصلاحی کارروائی کرنا اور نیکی میں اسی میدان میں آگے قدم بڑھانا، یہ قرآن کریم کا حکم ہے۔ اس لئے اگر آپ ایسا کریں گے تو خدا کی تقدیر ایسی کمزور جگہوں پر بھی آپ کی مسجدوں کی حفاظت کرے گی جہاں آپ کی طاقت پہنچ نہیں سکتی۔ جہاں آپ کی طاقت ہے وہاں مسجدوں کے ساتھ اپنی محبت کا اظہار کریں۔ جہاں آپ کی طاقت نہیں ہے وہاں خدا آپ کی محبت کو پہنچائے گا۔ اور آپ کی محبت پر رحم اور کرم کی نظر کرتے ہوئے ان کمزور جگہوں پر بھی آپ کی مسجدوں کی حفاظت کرے گا اگر آپ ان غریب گھروں کو مسمار ہونے سے نہیں بچا سکتے جن تک پہنچنا آپ کی طاقت میں نہیں ہے تو جن غریبوں تک پہنچنا آپ کی طاقت میں ہے اُن کے گھروں کے لئے کچھ کوشش کچھ جدوجہد کریں۔ کچھ ان کا انتظام کریں۔ اور پھر آپ دیکھیں کس طرح اللہ تعالیٰ کی تقدیر کمزور جگہوں پر بھی

احمدی غرباء کے گھروں کی حفاظت فرمائے گی

یہ ایک بالکل قطعی بات ہے۔ اس میں کوئی اتفاقی پہلو نہیں ہے۔ اتنی قطعی ہے جس طرح آپ مجھے دیکھ رہے ہیں اس وقت جو میرے سامنے بیٹھے ہیں، یا میں آپ کو دیکھ رہا ہوں۔ لازماً ایسا ہوتا رہا ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ اس لئے ان دو امور کی طرف میں خصوصیت سے آپ کو متوجہ کرتا ہوں۔

مسجدوں کے ضمن میں ہالینڈ کی مسجد کا واقعہ گذرا تھا جو میں نے آپ کو بتایا ہے کیونکہ یہ سازش بین الاقوامی ہے۔ اس کے پیچھے بعض بڑی بڑی حکومتوں کا اور بڑی بڑی مالدار حکومتوں کا ہاتھ ہے۔ اس لئے یہ ہر جگہ پہنچیں گے، ہر جگہ شرارت کرنے کی کوشش کریں گے۔ تو جہاں ابھی اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے شرارت نہیں ہے وہاں کی جماعت کو بیدار بخت بھی ہونا چاہیئے۔ چنانچہ میں نے اس وقت ساری دنیا کی جماعتوں کو ہدایت دی تھی کہ اپنے قیمتی مسودات کی حفاظت کا بھی انتظام کریں اور

اپنی مساجد کی حفاظت کا پہلے سے بہتر انتظام کریں

یہ بھی اسی سکیم کا ایک حصہ ہے۔

لیکن بہرحال جن مساجد کو نقصان پہنچاتے ان کی تعمیر نو میں بھی ہمیں جہاں تک کسی کو توفیق ہے حصہ لینا چاہیئے۔ چنانچہ ہالینڈ کی مسجد

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)
پیشکش: عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساڑی ہاؤس صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

کے لئے میں نے اعلان کیا تھا کہ جن دوستوں کو توفیق ہے وہ اسے پہلے سے بہت زیادہ شاندار بنا سکتے ہیں۔ اگر خدا کی راہ میں کچھ خرچ کر سکتے ہیں تو کریں۔ اسی طرح بنگلہ دیش کی مساجد میں، جب بھی خدا توفیق دے گا۔ ہمیں ان کو نہ صرف یہ کہ دوبارہ بحال کرنا ہے بلکہ پہلے سے بہت زیادہ بڑھانا ہے اور اگر کوئی معمولی سی چھپروں کی مسجد تھی تو اسے پختہ بنا کے دینا ہے۔ چند نمازی نماز پڑھ سکتے تھے تو اب کئی گنا زیادہ نمازیوں کے لئے گنجائش پیدا کرنی ہے۔ کوئی ایک جگہ بھی دنیا میں ایسی نہیں جہاں احمدی مسجد پر حملہ ہوا ہو اور جواباً ہم نے زیادہ تر وسیع مسجد بنانے کی کوشش نہیں کی۔ یہ تو لمبے فاصلے ہیں، لمبے سفر ہیں، انشاء اللہ اسی طرح ہم آگے یہ سفر کرتے چلے جائیں گے۔

جہاں تک جماعت کا تعلق ہے اپنے طور پر اپنے علاقوں میں مسجدوں کے علاوہ بھی جن مسجدوں کو نقصان پہنچا ہے ان کے لئے کچھ حصہ لیں۔

اس ضمن میں ایک تاکید ہے

کہ جن احباب نے صد سالہ جوبلی میں ابھی اپنے بقایا ادا کرنے ہیں یا بعض اور بڑی تحریک میں اپنا چندہ ادا کرنا ابھی باقی ہے وہ سوائے اس کے کہ تبرک کے طور پر بالکل معمولی حصہ لیں، پہلے اپنے بقایا ادا کریں پھر نئی تحریکات میں حصہ لیں۔ صد سالہ جوبلی کے کام بھی بہت زیادہ ہیں اور بڑے پھیلے ہوئے Demand ہیں یعنی وقت تھوڑا رہ گیا ہے اور کام بہت زیادہ ہیں اور اٹھنے والے اخراجات بہت زیادہ ہیں۔ اس لئے اس چندے کو تو بہرحال اہمیت دینی چاہئے جن کے بقائے ہیں وہ پہلے بقایا ادا کرنے کی طرف توجہ کریں پھر اللہ تعالیٰ توفیق دے تو ان تحریکات میں بھی شامل ہو جائیں۔

آخر میں اپنی طرف سے ان مساجد کی تعمیر کے لئے جن پر دشمن حملہ کرتا ہے

ایک ہزار پاؤنڈ کا وعدہ پیش کر چکا ہوں

اور یہ بتانے کی ضرورت اس لئے پیش آتی ہے کہ میرا تجربہ ہے کہ جب میں اپنا چندہ بتا دوں تو جماعت بہت تیزی سے آگے بڑھتی ہے۔ جب میں مخفی رکھوں تو اس بارے میں خاموش رہتی ہے شاید ان کو یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ میں جہاں چندہ نہیں لکھواتا وہاں اس کو خاص اہمیت نہیں دیتا۔ حالانکہ ضروری نہیں ہوتا کہ انسان بتا کے چندہ دے۔ تو بعض چندے ایسے ہیں جن میں، چونکہ جماعت کو بتایا نہیں گیا، میں نے فہرستوں کا جب جائزہ لیا تو ان میں جماعت کو کوئی توجہ نہیں تھی۔ جہاں بتایا گیا ہے وہاں غیر معمولی طور پر قربانی میں جماعت آگے بڑھی ہے۔

تو ممکن ہے یہ ایک طبعی، فطری بات ہو۔ اس لئے میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ اسی نسبت سے آپ بھی اپنی توفیق کے مطابق جس حد تک حصہ لے سکتے ہیں، لیں لیکن وہی جو پہلے صد سالہ جوبلی کا چندہ ادا کر چکے ہوں۔

دوسرا بیوت الحمد کا معاملہ ہے

بیوت الحمد میں ہماری کوشش ہے کہ ایک سو مکان غرباء کو، گویا ایسے دین کی خدمت کرنے والوں کو جن کو توفیق نہیں ہے اپنے مکان بنانے کی، ان کو مکمل مکان بنا کے پیش کریں۔ یہ تحریک چار سال پہلے پیش کی گئی تھی۔ اس وقت جماعت نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا ردِ عمل دکھایا اور کثرت سے اتنے وعدے موصول ہوئے کہ ہمارا خیال تھا کہ اگر اوسط سارے اخراجات ملا کر ایک لاکھ میں ایک مکان پڑے تو ایک کروڑ روپیہ خرچ ہو گا۔ اور وعدے، خدا کے فضل سے، ایک کروڑ سے زیادہ کے آ گئے۔ لیکن ایک بات ہماری نظر سے رہ گئی تھی وہ یہ کہ اس سکیم کا ایک حصہ یہ بھی تھا کہ وہ غرباء جن کو پورے مکان کی ضرورت نہ ہو لیکن ان کا مکان ناکافی ہو، یا چاردیواری نہ بنا سکے ہوں یا غسلخانہ وغیرہ نہ بنا سکے ہوں یا ایک ہی کمرہ ہے اور خاندان بڑا ہے۔ ان کی جزوی مدد بھی کی جائے گی۔ اور جزوی مد میں کسی کو کمرہ بنا دیا جائے گا۔ کسی کو چاردیواری بنا دی جائے گی۔ تو یہ مجھے اندازہ نہیں تھا کہ اس حصے پر کتنا زیادہ خرچ ہوگا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اکثر روپیہ اسی حصے پر خرچ ہو چکا ہے اور سو نہیں بلکہ کئی سو مکان ایسے ہیں غرباء کے جن کو کسی کو چاردیواری بنا دی گئی کسی کو باورچی خانہ بنا کے دیا گیا، کسی کو زائد کمرہ بنا کے دیا گیا۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سکیم کا جو فیض ذہن میں تھا اس سے زیادہ فیض پہنچ چکا ہے۔

اس وقت جماعت کو تحریص دلانے کی خاطر دو تین سال کے بعد میں نے اپنا چندہ دوگنا کر دیا تھا۔ ایک لاکھ کی بجائے دو لاکھ کر دیا تھا تاکہ دو مکان اگر میں بنا کے دیتا ہوں جو صاحب توفیق ہیں وہ بھی اس معاملے میں آگے قدم بڑھائیں۔ اب جب جائزہ لیا ہے تو ابھی بھی اور ضرورت ہے اس لئے میں اپنی طرف سے ایک اور مکان کا خرچ پیش کرتا ہوں۔ اور جن دوستوں کو توفیق ہے کہ وہ ایک مکان کا خرچ پیش کر سکیں یا جن جماعتوں کو توفیق ہے کہ وہ ایک مکان کا خرچ پیش کر سکیں ان کو بھی اجازت ہے۔ لیکن اس شرط کے ساتھ کہ صد سالہ جوبلی کے بقائے دار نہ ہوں اور بیوت الحمد کی تحریک کے بقایا دار نہ ہوں۔ پہلے پرانے وعدے پورے کریں پھر خدا توفیق عطا فرمائے تو پھر بے شک آگے بڑھیں۔

ایک تیسری تحریک یہ ہے کہ

ہندوستان میں ہم نے شدھی کی جوابی کارروائی شروع کی تھی

اور اس کا بھی موجودہ مخالفانہ کوششوں کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے وہ ہمیں مرتد بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کا طبعی فطرتی جواب یہ ہے کہ جہاں جہاں مسلمانوں کو مرتد بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے وہاں اس ارتداد کو روک دیں اور اپنے بھائیوں کو تقویت دیں اور ان کو اپنے ایمان پہ مستحکم کریں۔ چنانچہ یہ تیسری جوابی عمومی کارروائی ہے جس میں ساری دنیا کی جماعت کو شامل ہونے کی دعوت دیتا ہوں۔ بڑا حصہ تو ہندوستان سے تعلق رکھتا ہے۔ واقفین زندگی کا آگے آنا اور انتظامی کوشش کرنا، ان باتوں کا تعلق صرف ہندوستان سے ہے۔ لیکن مالی امداد دینا شدھی کی تحریک کو، اس میں تو ساری دنیا کی جماعتیں شامل ہو سکتی ہیں اس لئے ہمیں اس طرف بھی توجہ کرنی چاہئے اس وقت تک کے کام کا خلاصہ یہ ہے کہ اس سے پہلے ہندوستان کی بڑی بڑی مذہبی جماعتیں جو شدھی کے میدان میں داخل ہوئی تھیں اور ان کے پیچھے بعض حکومتوں کے روپے بھی تھے اور بعض بڑے بڑے تاجروں کے روپے بھی تھے۔ ان کی طرف سے کوئی مؤثر کارروائی نہیں ہو سکی لیکن جب سے جماعت احمدیہ اس میدان میں داخل ہوئی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ غیر معمولی اثر ظاہر ہوا ہے۔ آپ اس سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس علاقے کے ایک بہت ہی بڑے معزز مسلمان جو اپنے رسوخ کے لحاظ سے اپنے علاقے میں سب سے بڑے کہے جا سکتے ہیں اس وقت۔

ان کا مجھے خط آیا کہ میں فلاں شخص ہوں

اور یہ میرے کام ہیں اور اس قسم کا میرا رسوخ ہے۔ میں احمدی نہیں ہوں، آپ کو علم ہے۔ لیکن میں شدھی کی تحریک کی جوابی کارروائی کے متعلق آپ کو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ میرا علاقہ ہے اور ذاتی طور پر اس سے متعلق ہوں اس لئے میں بڑی فکر سے یہ دیکھتا رہا کہ بعض علماء بعض جماعتوں نے جوابی کارروائی کی کوشش کی لیکن اس کا بہت معمولی اثر ظاہر ہوا۔ بہت سے آتے تھے اور تھک کر چلے جاتے تھے پھر جب آپ نے تحریک کی تو اس وقت قادیان حرکت میں آیا اور

ہندوستان کی احمدی جماعتوں نے اپنے نمائندے بھیجنے شروع کئے اور جب وہ آئے تو اس وقت نمایاں طور پر نیک اثر ظاہر ہونے شروع ہوئے اور ایک بڑے علاقے میں جہاں انہوں نے کام شروع کیا تھا۔ وہاں ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے شدھی کی تحریک کو آگے بڑھنے سے روک دیا ہے۔ اور مسلمانوں میں اب نیا حوصلہ پیدا ہونا شروع ہوا ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ مجھے یہ دیکھ کر اتنا شوق پیدا ہوا کہ یہ کیسی جماعت ہے میں ذرا دیکھوں تو سہی کہ میں نے فیصلہ کیا کہ میں قادیان ضرور جاؤں گا۔ چنانچہ میں قادیان گیا اور جو کچھ میں ان لوگوں کی زبانی سنتا تھا جو یہاں کام کرنے آتے تھے

قادیان کو اس سے بہت زیادہ بہتر پایا

ایک ایسا ماحول تھا جس کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔ اور میں بہت ہی مطمئن اور خوش ہو کر واپس آیا ہوں اور میری اب نظر اس میدان میں اب صرف جماعت احمدیہ پر ہے۔ اس لئے میں آپ کو خط لکھ رہا ہوں۔ کہ آپ جو نیک سکیم بناتے ہیں ان میں میرا ہر قسم کا تعاون شامل ہوگا اور یہ میری تجویزیں ہیں اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ مفید ہیں تو ان پر عمل کریں تو یہ ایک ایسے غیر احمدی دوست کے جن کا وسیع علاقے پر اثر و رسوخ ہے۔ تاثرات ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کام تو ہو رہا ہے لیکن جو اس کام میں نئے مطالبات، نئے میدان سامنے آرہے ہیں ان کے نتیجے میں یہی سمجھتا ہوں کہ ہمیں بیرونی طور پر اس کام کو آگے بڑھانے کے لئے مالی مدد ضرور دینی پڑے گی کیونکہ موجودہ طور پر ہندوستان کی جماعتیں اتنی استطاعت نہیں رکھتیں۔

تو اس ضمن میں بھی میں اپنی طرف سے ایک ہزار پاؤنڈ (۱۰۰۰ پ) کا وعدہ کرتا ہوں۔ اور ساری جماعت میں جو صاحب استطاعت ہیں اور جو اپنے پرانے اہم وعدے پورے کر چکے ہیں ان کو بھی دعوت دیتا ہوں کہ وہ جس حد تک اللہ توفیق دے اس میں حصہ لیں۔ اور جو بقایا دار ہیں یعنی صد سالہ جوبلی فنڈ کے یا بیوت الحمد کے ان کو چاہیئے کہ ثواب کی خاطر یا اس خیال سے کہ نفس بالکل محروم نہ رہے ٹوکن TOKEN کے طور پر بے شک کچھ دے دیں اس سے میں نہیں روکتا نہ جماعت کو روکنا چاہیئے۔ بعض مجبوریوں کے پیش نظر بقایا دار ہو جاتے ہیں، وہ آہستہ آہستہ ادا کریں گے۔ اس لئے ان کو کلیۃً نیکی سے محروم کرنے کا تو ہمیں حق نہیں ہے اس لئے ایسے دوستوں کی خاطر میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ جماعتیں ان کو زبردستی روکیں نہیں کہ ہم بالکل نہیں لیں گے بلکہ ٹوکن TOKEN کے طور پر جو ان پر زیادہ بوجھ نہ ڈالے، اپنے دل کی تسکین کی خاطر وہ بھی اس تحریک میں کچھ نہ کچھ حصہ لے سکتے ہیں،

تو یہ وہ ہنگامی کارروائی ہے جو بنگلہ دیش کی اطلاعات کے نتیجے میں،

میں بطور پروگرام کے جماعت کو دیتا ہوں۔

وہ دکھ پہنچانے میں آگے بڑھتے رہیں۔ ہم بنی نوع انسان کو آرام پہنچانے میں آگے بڑھتے رہیں گے۔ وہ مسجدیں گرا رہے ہیں، بدبختی میں آگے بڑھتے رہیں، ہم مسجدیں تعمیر کرنے اور مسجدوں کو پہلے سے زیادہ صاف ستھرا کرنے اور سجانے میں آگے بڑھتے رہیں گے۔ وہ مسلمانوں کو مرتد کرنے کی کوشش میں آگے بڑھ جائیں گے ان کا یہی نصیب ہے۔ ہم مسلمانوں کو ارتداد سے بچانے کے لئے آگے بڑھتے رہیں گے۔ انشاء اللہ۔ اور ان سارے کاموں میں کوششوں سے بہت بڑھ کر دعاؤں نے ہماری مدد کرنی ہے اس لئے دعاؤں کو ہرگز نہ بھولیں۔

خطبہ ثانیہ :-

جیسا کہ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے ابھی جمعہ کے بعد نماز جنازہ غائب ہوگی فہرست چونکہ لمبی تھی اس لئے میں نے کہا تھا کہ فہرست پہلے پڑھ کر سنادی جائے۔ بجائے اس کے کہ ہر جمعہ کو نماز جنازہ غائب ادا کی جائے۔ میرا خیال ہے کہ دو تین جمعوں کے بعد سارے مرحومین کی اکٹھی ایک فہرست بنا لی جائے اور پڑھ کر سنا دی جائے۔ تو انشاء اللہ نماز جمعہ کے معاً بعد نماز جنازہ غائب ہوگی۔

(خطبہ جمعہ سے پہلے فہرست پڑھ کر سنادی گئی تھی)

بقیہ مجلس علم و عرفان (ص ۱)

سوال :- کیا آپ کے زمانے میں دنیا میں ایک ایسا ملک ہے جو اسلام کی جو قرآن کریم میں تعلیم پائی جاتی ہے اس کے اخلاقی اور اس کے اقتصادی اور اس کے سوشل حصوں پر اس طرح عمل کرتا ہو۔ اگر ہے۔ وہ کون ہے اور کہاں ہے؟

جواب :- ایک بھی ایسا ملک نہیں دنیا میں لیکن ربوہ جو جماعت احمدیہ کا مرکز ہے۔ وہ ایسا مقام ہے جو اس تصور کے قریب ترین ہے جو اسلام پیدا کرنا چاہتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی میں آپ کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ دنیا میں IDEAL ہمیشہ خیال میں رہتا ہے عمل میں دنیا میں آج تک IDEAL پیدا نہیں ہوا۔ اعلیٰ سے اعلیٰ سوسائٹی میں بھی کمزوریاں ضرور پائی جاتی ہیں اس لئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس تصور کے قریب پہنچ گئے ہیں اس تصور کو حاصل کر لیا یہ دنیا میں کوئی دعویٰ نہیں کر سکتا خصوصاً مسلمان تو یہ دعویٰ کر ہی نہیں سکتا کیونکہ قرآن کریم کے مطابق سب سے اعلیٰ سوسائٹی جو ظہور میں آئی وہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ کے ماننے والوں کی تھی اور وہ قرآن بتاتا ہے کہ ان میں منافقین بھی تھے۔ ان میں جھوٹے الزام لگانے والے بھی تھے ان میں گنہگار بھی اُن میں ہر قسم کے کمزور انسان بھی تھے تو خدا کا کلام واقعاتی ہے فرضی نہیں ہے اور انسانی فطرت سے نظر انداز کر کے بات نہیں کرتا اُس سے اونچا مقام جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ان کو حاصل ہوا۔ اگر کوئی پہنچ کا دعویٰ کرتا ہے تو لازماً جھوٹا ہے ہمارے نزدیک اس لئے میں بھی یہ دعویٰ نہیں کرتا میں تو یہ کہتا ہوں کہ بڑی دیانتداری کے ساتھ اگر کسی ایک شہر میں آپ اسلام کے نمونے پر عمل پیرا ہوتے لوگوں کو دیکھنا چاہتے ہیں تو وہ ربوہ ہے وہاں تشریف لے جائیں جائزہ لیں تو خود آپ کا دل بتا دے گا کہ یہاں دیانتداری کے ساتھ یہ لوگ اُس بات پر عمل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ معاشرہ بھی اُس طرح کا ہے انتہا دیانت بھی اُس سے ملتی جلتی ہے۔ سودی نظام نہیں۔ غریب کی نگہبانی ہے۔ سردیوں میں غریب کو کپڑے ملتے ہیں بغیر مانگے۔ اُس کی گندم کی ضرورت پوری کی جاتی ہے۔ گرمیوں میں اُس کی ضرورت پوری کی جاتی ہے ہر ہونہار طالب علموں کو انتہائی مقام تک تعلیم کے لئے مواقع مہیا کئے جاتے ہیں۔ کوشش کی جاتی ہے کہ کوئی کسی سے زیادتی اور ظلم نہ کرے عدالتوں میں کسی کی چارہ جوئی بیکار ہو اگر قضا میں وہ جاتا ہے تو وہاں اُس کی چارہ جوئی کی کوشش کی جاتی ہے کوئی نہیں مانتا تو اُس کو جماعت سے خارج کیا جاتا ہے۔ تو جہاں تک دیانتدار کوشش کا تعلق ہے ربوہ میں اسلامی نظام کو نافذ کرنے کی نہایت دیانتدار کوشش کی جا رہی ہے۔

نمایاں کامیابی

احباب جماعت کے لئے یہ اطلاع باعث مسرت ہوگی کہ مورخہ ۱۵ نومبر ۸۷ء کو احمدیہ کرکٹ کلب قادیان نے قادیان میں منعقدہ دوسرا ڈسٹرکٹ A.S. BHATIA MEMORIAL کرکٹ ٹورنامنٹ مکرم رفیع احمد صاحب ابن مکرم چوہدری سکندر خان صاحب درویش کی قیادت میں واضح برتری سے جیت کر ٹرافی حاصل کی ہے۔ الحمد للہ۔ احمدیہ کرکٹ ٹیم نے تمام پول میچ اور آخری فائنل میچ واضح برتری سے جیتے اور کوئی بھی ٹیم ہماری ٹیم کو شکست دینے میں کامیاب نہیں ہوئی۔ ہماری ٹیم کے کھلاڑی عزیز مبارک احمد صاحب مین آف دی سیریز۔ مین آف دی میچ قرار دیئے گئے۔ احباب جماعت دعا فرمادیں کہ یہ کامیابی ہر جہت سے مبارک ہو اور آئندہ بھی نمایاں کامیابیاں حاصل ہوتی رہیں۔ اس موقعہ پر مکرم قریشی انعام الحق صاحب منیجر احمدیہ کرکٹ کلب نے اعانت بدر میں مبلغ دس روپیہ ادا کئے ہیں۔ (جمیل احمد ناصر ایڈوکیٹ افسر اسپورٹس صدر انجمن احمدیہ قادیان)

معرکۂ حق و باطل

یہ مصائب کا سیلِ رواں دوستو
ہے ازل سے رواں اور دواں دوستو

کتنی دشوار ہے راہِ صبر و رضا
یہ مصائب کا ہے ہفت خواں دوستو

ہم یہ کہتے تھے گھبرا نہ جانا کہیں
یہ تو ہے ایک بارِ گراں دوستو

دشمنِ جاں بنیں گے یہی اقربا
آج تم پر جو ہیں مہرباں دوستو

یہ زمین تنگ ہو جائے گی دفعتہً
آنکھیں دکھلائے گا آسماں دوستو

دوستی پر جو ہیں آج ثابت قدم
تم سے ہوں گے یہ دامن کشاں دوستو

مونسِ غم شریکِ حیات آپ کی
سب سے بڑھ کر جو ہے رازداں دوستو

دشمنوں پر یہ ہو جائے گی مہرباں
راز کر دے گی سارے عیاں دوستو

یہ تمہارے پسر جو ہیں نورِ نظر
چھوڑ دیں گے تمہیں بے اماں دوستو

ابتلاؤں میں رہنا ہے ثابت قدم
یہ ترقی کے ہیں نردباں دوستو

غور سے دیکھو تاریخ اسلاف کو
عبرت افزا ہے یہ داستاں دوستو

وہ ابوالانبیاء آدمِ باصفا
چھٹ گیا جن سے باغِ جناں دوستو

ان کو ابلیس نے کیا دھوکا دیا
جیسے تھا ان پہ وہ مہرباں دوستو

آیا ہابیل کی سمت پھر وہ لعین
ہو گیا اُس کے دل میں نہاں دوستو

پھر وہ بھائی کا قاتل بنا ایک دن
معرکہ تھا بہت خوں چکاں دوستو

وہ براہیم جو تھے رسولِ خدا!
جن پہ اللہ تھا مہرباں دوستو

آگ میں اُن کو پھنکوایا نمرود نے
بن گئی آگ بھی گلستاں دوستو

اور وہ موسیٰ جو تھا بندۂ حق نما
اس کا حق نے لیا امتحاں دوستو

اور فرعون پھر اُس کا دشمن بنا
ایک سرکش تھا جو بے گماں دوستو

مصر سے نکلے جس دم بنی اسرائیل
اُن کے پیچھے ہوا یہ ..... رواں دوستو

اُس کے ہمراہ تھی فوج بھی صف بصف
سب کے سب تھے بہت شادماں دوستو

آڑے آیا مگر اس کڑے وقت میں
وہ رسولوں کا یارِ نہاں دوستو

دشمنوں سے بچایا انہیں برملا
دیکھتا رہ گیا اک جہاں دوستو

نیل کے پار موسیٰؑ کے ساتھی ہوئے
غرقِ دریا تھے فرعونیاں دوستو

غرق ہونے لگا جب عدوئے خدا
بول اُٹھا "الحفیظ" "الاماں" دوستو

حق نے محفوظ رکھا پھر اُس کا بدن
آج بھی ہے جو عبرت نشاں دوستو

راہِ حق سے ہٹے جب بنی اسرائیل
آ گئے عیسیٰ نبی بعد ازاں دوستو

دشمنِ جاں اُن کے یہودی ہوئے
مٹنا چاہا اُن کا نشاں دوستو

چاہتے تھے کہ سولی پہ اُن کو چڑھائیں
یہ بھی تھا اک کڑا امتحاں دوستو

اُن کے ساتھی جو کمزور و لاچار تھے
ہو گئے وہ بھی دامن کشاں دوستو

کوئی ساتھی نہ تھا کوئی ہمدم نہ تھا
لیکن اللہ تھا مہرباں دوستو

وہ نہ مقتول و مصلوب انہیں کر سکے
آج تک ہیں وہ رفعت نشاں دوستو

آئیں اب آپ مکہ کی جانب ذرا
اور دیکھیں یہ طرفہ سماں دوستو

ابرہہ لے کے جب اپنے ہاتھی بڑھا
ذہن میں تھا قبلۂ انس و جاں دوستو

اس کے محفوظ رہنے کا امکاں نہ تھا
اس گھڑی تھا یہ گھر بے اماں دوستو

پھر اُسی نے حفاظت کا ساماں کیا
کعبۃ اللہ تھا جس کا مکاں دوستو!

فوج در فوج پہنچے ابابیل بھی
وہ پرندے جو تھے ناتواں دوستو

فوجِ دشمن کو چیچک نے پکڑا معاً
سب کے سب ہو گئے نیم جاں دوستو

گوشت ان کا ابابیل سب کھا گئے
پتھروں پر گریں بوٹیاں دوستو

بھاگا پھر ابرہہ فوج مرکھپ گئی
مٹ گئے ظالموں کے نشاں دوستو!

آج بھی محترم ہے خدا کا وہ گھر
اب بھی ہے قبلۂ کل جہاں دوستو

حق و باطل کے یہ خونچکاں معرکے
کفر و ایمان کے ہیں نشاں دوستو

سب کے آخر میں آئے ہمارے نبیؐ
جو بنے رہبرِ انس و جاں دوستو

مشرکین آپؐ کے بھی مخالف ہوئے
اُن کو دیتے تھے دھمکیاں دوستو

اہلِ مکہ میں تھے چند اہلِ خرد
جو بنے آپؐ کے ہم زباں دوستو

کیسے کیسے مصائب میں ڈالے گئے
آپؐ کے ہمدم و ہم عناں دوستو

تپتی ریت اور ننگے بدن الاماں
تھی کٹھن منزلِ امتحاں دوستو

غار میں قید رکھا کئی سال تک
بند تھی راہِ امن و اماں دوستو

پھر خدا کی مشیت سے جو ظاہر ہوئی
ہو گیا ختم یہ امتحاں دوستو

اور مدینے کی جانب جو ہجرت ہوئی
اس میں تھا ایک رازِ نہاں دوستو

جب نفاذِ شریعت کو رستہ ملا
کھل گئی راہِ امن و اماں دوستو

جو یہودی مدینے میں اشرار تھے
کرتے رہتے تھے سرگوشیاں دوستو

مکہ والوں سے سازش بھی کرتے رہے
گو بظاہر بنے مہرباں دوستو

بدر کی جنگ نے فیصلہ کر دیا
کس پہ اللہ تھا مہرباں دوستو

تین سو تیرہ اِس سمت تھے بالیقیں
اور ہزاروں اُدھر نوجواں دوستو

حق جب آیا باطل فنا ہو گیا
چھوڑ کر اک چمکتا نشاں دوستو

معرکہ کربلا کا بھی تھا دل شکن
حق کا دشمن بنا اک جہاں دوستو

تھے بہتر اِدھر اور ہزاروں اُدھر
حق و باطل کا تھا امتحاں دوستو

غالب آئے بظاہر وہ اعدائے دیں
کامیابی پہ تھے شادماں دوستو

پنجۂ حق نے لیکن جو پکڑا انھیں
ہو گئے عاجز و ناتواں دوستو

رفتہ رفتہ ذلیل اور رسوا ہوئے
مٹ گئے ان کے نام و نشاں دوستو

ہے کہاں آج ابنِ زیادِ لعیں
حق نے اُس کو کیا بے نشاں دوستو

وہ شمر جو شریروں کا سردار تھا
لعنتی بن گیا بے گماں دوستو

وہ امامِ شیاطیں، یزیدِ شقی
خود کو سمجھا تھا جو کامراں دوستو

اس کی گردن میں طوقِ ملامت پڑا
آج بھی ہے وہ لعنت نشاں دوستو

اور وہ محبوبِ حق کے نواسے حسینؓ!
جن پہ قرباں ہو میری جاں دوستو

ہو درود ان کی آل اور احباب پر
رحمتِ حق کا ہو سائباں دوستو

تا ابد ان کا قائم رہے گا نشاں
حق کے محبوب تھے بے گماں دوستو

معرکہ آج بھی ہے بپا پھر وہاں
بے اماں ہے یہ سارا جہاں دوستو

کفر اور شرک کا زور ہے ہر طرف
ہے غضب میں خدائے جہاں دوستو

اُس کو راضی کرو حسنِ اعمال سے
مٹ نہ جائے تمہارا نشاں دوستو

(سلیم شاہجہانپوری از نوابشاہ سندھ)

اعلان

جلسہ سالانہ قادیان پر تشریف لانے والے احباب کرام سے گذارش ہے کہ جلسہ کے ایام میں دفتر بدر میں (جو کہ جلسہ گاہ سے ہی ملحق ہے) تشریف لا کر اپنے چندہ "بدر" کی حساب فہمی بھی فرمالیں۔ جزاکم اللہ۔

منیجر ہفت روزہ "بدر"

ولادتیں

(۱) ــ خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ سلیمہ معراج اہلیہ مکرم معراج الدین صاحب ڈار آف آسنور کشمیر کو اللہ تعالیٰ نے ایک لڑکی کے بعد مورخہ یکم نومبر کی شب کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے نومولود کا نام "غیاث الدین" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم خواجہ جلال الدین صاحب ڈار آف آسنور کشمیر کا پوتا اور مکرم خواجہ محمد عبد اللہ صاحب منڈاشی قادیان کا نواسہ ہے۔ عزیزہ سلیمہ معراج نے مد اعانت بدر میں مبلغ دس روپے جمع کرواتے ہیں ہوئے قارئین کرام سے اپنی اور نومولود کی صحت و سلامتی و تندرستی کے لئے نیز دونوں بچوں کے نیک صالح خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

(خاکسار عنایت اللہ خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان)

(۲) ــ مورخہ ۸۷-۱۱-۱۰ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مکرم منیر احمد صاحب مالاباری قادیان کو پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "طاہرہ شاذیہ" تجویز فرمایا ہے۔ نومولودہ محترم فخر الدین صاحب مالاباری مرحوم کی پوتی اور محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقف جدید کی نواسی ہے۔

قارئین کرام نومولودہ کے نیک صالحہ اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ مکرم منیر احمد صاحب نے مبلغ دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔

(ادارہ)

تقاریب رخصتانہ و شادی

(۱) مورخہ ۸۷-۱۱-۲۰ کو عزیزہ شکیلہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد اسماعیل صاحب صدیقی چمن گنج کانپور کا نکاح مکرم شاہد احمد صاحب ابن مکرم عبد الجبار صاحب آف موتی ہاری ضلع چمپارن (بہار) کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار پچیس روپے حق مہر پر مکرم عبد الستار صاحب صدیقی صدر جماعت احمدیہ کانپور نے پڑھا۔ اسی روز کانپور میں تقریب رخصتانہ بھی عمل میں آئی۔ خوشی کے اس موقعہ پر لڑکی کے والد نے اعانت بدر میں دس روپے اور شکرانہ فنڈ میں دس روپے ادا کئے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

(سید شہامت علی ساتھیہ رتن تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان)

(۲) ــ مورخہ ۸۷-۱۱-۸ کو عزیز رفیق احمد خان صاحب ابن مکرم ماسٹر سلطان احمد خان صاحب صدر جماعت احمدیہ مسکرا ضلع ہمیر پور یو۔ پی اور عزیزہ نصیر النساء یاسمین بنت مکرم بہادر خان صاحب درویش مرحوم قادیان کی تقریب رخصتانہ بخیر و خوبی عمل میں آئی۔ واضح رہے کہ نکاح کا اعلان مورخہ ۸۷-۱۰-۲ کو قادیان میں ہی ہو چکا تھا۔ ۸۷-۱۱-۹ کو بارات دلہن ہمراہ لیکر عازم مسکرا ہوئے۔ بارات میں بعض غیر مسلم اور غیر احمدی احباب بھی تشریف لائے جنہوں نے مقامات مقدسہ کی زیارت کے بعد اچھے تاثرات کا اظہار فرمایا۔ اس خوشی کے موقعہ پر دلہن کے بھائی مکرم ڈاکٹر داؤد خان صاحب نے بطور شکرانہ ۲۵ روپے اعانت بدر میں ادا کئے۔

احباب سے دونوں شادیوں کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ادارہ)

مختلف مقامات پر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کا انعقاد

سملیہ ضلع رانچی میں جلسہ

مکرم مولوی نادر الاسلام صاحب مبلغ سلسلہ سملیہ رانچی لکھتے ہیں:- حسب روایات جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم امسال جماعت احمدیہ سملیہ نے بڑے وقار کے ساتھ مورخہ ۵/۱۱/۸۷ کو منایا۔ اس بابرکت اجلاس کی صدارت محترم جناب سید فضل احمد صاحب صدر تبلیغی منصوبہ بندی کمیٹی بہار نے کی۔ تلاوت قرآن پاک محترم جناب قمر الہدیٰ صاحب نے کی اور خاکسار نے نظم خوش الحانی کے ساتھ پڑھی۔ خدا کے فضل سے اس بابرکت اجلاس میں بہار کی مندرجہ ذیل جماعتوں کے نمائندگان نے شرکت کی۔ پٹنہ۔ دیوگھر۔ بھاگلپور۔ موسیٰ بنی مائنز اور رانچی وغیرہ۔ بعد ازاں اس اجلاس کی پہلی تقریر محترم سید عبد الباقی صاحب جوڈیشنل مجسٹریٹ دیوگھر ناظم انصار اللہ بہار کی تھی محترم موصوف نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ آج دنیا کے تمام مسلمان اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہوتے تو آج مسلمانوں کی یہ حالت نہ ہوتی آپ نے شرح و بسط سے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض حسین واقعات پیش کئے۔ دوسری تقریر مکرم مولوی سید آفتاب احمد صاحب مبلغ بھاگلپور بہار کی تھی محترم موصوف نے سیرت کے ایک دو پہلو کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آج مسلمانان عالم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کو بھول کر اس کی جگہ طرح طرح کے رسم و رواج کو ترجیح دے رہے ہیں۔ آخری تقریر خاکسار کی ہوئی خاکسار نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے چند پہلو کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ اسلام کی خاطر طرح طرح کی اذیتیں اور مشکلات برداشت کرکے دین کو پھیلایا پس دین کو آج جماعت احمدیہ زندہ کرنے کے لئے تمام دنیا میں تبلیغ کر رہی ہے۔ آخر میں صدارتی خطاب محترم سید فضل احمد صاحب نے فرمایا اور آپ نے بتایا کہ جتنے زیادہ جھگڑے مسلمانوں کے درمیان آپس میں پائے جاتے ہیں اور کسی مذہب والوں میں نہیں ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق جو پیشگوئیاں بیان فرمائی تھیں وہ پوری ہو گئیں۔ مگر مسلمانوں نے شدید مخالفت کرکے اپنے لئے پریشانی کے سامان پیدا کر لئے ہیں۔

کوکنور ضلع کھمم میں جلسہ سیرت النبیؐ

مکرم عبد النبی صاحب سیکرٹری تبلیغ کوکنور تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ امسال جماعت احمدیہ "کوکنور" ضلع کھمم آندھرا پردیش کو یہ توفیق ملی کہ باقاعدہ ایک پروگرام کے تحت نہایت بالشان جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منایا۔ حسب پروگرام مورخہ ۵/۱۱/۸۷ کو بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق نائب انچارج مبلغ "ورنگل" آندھرا کارروائی کا آغاز کیا گیا تلاوت قرآن پاک مکرم شیخ محمد پاشاہ صاحب صدر جماعت نے کی۔ اس کے بعد ناصرات الاحمدیہ "کوکنور" نے خوش الحانی کے ساتھ ایک ترانہ احمدیت پیش کرکے حاضرین کو محظوظ کیا۔ بعدہ پہلی تقریر مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق صدر اجلاس کی ہوئی جس میں موصوف نے جلسہ کے اغراض و مقاصد بتانے کے ساتھ ساتھ آپس میں اتحاد مواخات و مودت کے طریق کو اسوہ حسنہ نبویؐ کی روشنی میں پیش کیا۔ دوسری تقریر خاکسار کی ہوئی۔ خاکسار نے تربیتی امور کے تعلق سے احباب جماعت کو مخاطب کیا۔ اس کے بعد تیسری تقریر مکرم مولوی غلام احمد صاحب قادر فاضل مبلغ مقامی کی ہوئی۔ موصوف نے "سیرت النبیؐ" عنوان کے تحت زمانہ نبوی کا نقشہ کھینچتے ہوئے اس امر کی وضاحت کی کہ آپؐ نے کن حالات میں کس قدر مجاہدہ سے واحدانیت کی تعلیم دی۔ اور آپؐ کے مکارم الاخلاق کی وجہ سے ہی عرب کی قوم میں ایک حیرت انگیز انقلاب آیا۔ بفضلہ تعالیٰ اس شبینہ اجلاس میں احمدیوں کے علاوہ غیر احمدی حضرات بھی شامل ہوئے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔ آخر میں اجتماعی دعا پر اجلاس برخاست ہوا۔ جماعت نے حاضرین کے لئے خاطر خواہ تواضع کا انتظام بھی کیا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی کو بابرکت بنائے اور اس کے دوررس نتائج برآمد ہوں۔ آمین۔

کنڈور میں جلسہ سیرت النبیؐ

مکرم مولوی عبد السلام صاحب مبلغ سلسلہ کنڈور لکھتے ہیں:- مورخہ ۸ نومبر ۱۹۸۷ء کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ کنڈور میں جلسہ سیرت النبیؐ زیر صدارت مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس انچارج مبلغ آندھرا پردیش منعقد ہوا اس جلسہ میں نومبائعین جلوس کی شکل میں اسلامی نعرے لگاتے ہوئے مسجد پہنچے اور اس جلسہ میں علاوہ جماعت افراد کے علاوہ غیر مسلموں نے بھی شرکت فرمائی۔ تلاوت قرآن مجید مکرم ارشد حسین احمد صاحب حیدرآبادی نے کی نظم مکرم قربان احمد صاحب کنڈور نے پڑھی پہلی تقریر مکرم محمد الیاس احمد صاحب حیدرآباد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق عظیم پر کی دوسری تقریر مکرم مولوی فضیلت احمد صاحب معلم وقف جدید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے زیر عنوان کی تیسری تقریر مکرم مولوی عبد الرؤف صاحب ناظر معلم وقف جدید نے تلگو زبان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پیش کی چوتھی تقریر صدر جلسہ کی تھی جس میں سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انقلاب انگیز دور کو پیش کیا آخر میں خاکسار نے اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے عین مطابق امام مہدیؑ کی آمد پر روشنی ڈالی۔ بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر جہت سے نومبائعین کے لئے بہترین نتائج کا حامل کرے آمین۔

شورت میں جلسہ سیرت النبیؐ

مکرم مولوی محمد مقبول صاحب ظاہر مبلغ سلسلہ شورت (کشمیر) سے لکھتے ہیں:- مورخہ ۶ نومبر بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ شورت میں مکرم بشیر احمد صاحب ڈار صدر جماعت شورت کی صدارت میں جلسہ سیرت النبیؐ منایا گیا۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز مکرم محمد عبد اللہ صاحب ڈار کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ بعدہ نظم مکرم مبارک احمد صاحب نے پڑھی اس کے بعد خاکسار ملک محمد مقبول احمد طاہر مبلغ سلسلہ اور مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء مبلغ سلسلہ و مکرم غلام حسین صاحب ڈار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر مؤثر روشنی ڈالی۔

آخر میں صدر جلسہ نے صدارتی خطاب فرمایا اور احباب جماعت و مقررین حضرات کا شکریہ ادا کیا۔ بعد دعا یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے اور اس کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے آمین۔

مرکرہ میں جلسہ سیرت النبیؐ

مکرم ٹی۔ کے شوکت علی صاحب معلم وقف جدید مرکرہ سے لکھتے ہیں:- جماعت احمدیہ مرکرہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۴/۱۱/۸۷ کو مکرم جی۔ ایس احمد صاحب کی زیر صدارت مکرم تمیم عباس صاحب کی تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم مظفر احمد صاحب قائد مجلس نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد خاکسار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی بعد میں مکرم کے۔ ایس محمد صاحب بی۔ اے قاسم صاحب مکرم ایم۔ کے محی الدین صاحب مکرم مظفر احمد صاحب مکرم تمیم عباس صاحب نے بھی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ اس کے بعد مکرم مولوی عبد الحق صاحب انسپکٹر وقف جدید نے ایک گھنٹہ تقریر کی۔ بعدہ مکرم و محترم ملک صلاح الدین صاحب انچارج وقف جدید نے ایک نصیحتی تقریر کی۔ تقریر میں آپ نے فرمایا کہ ہم سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کے لئے آج عہد کریں اور اس عہد کو نبھانے کی کوشش کرتے رہیں۔ تاکہ ہم دونوں جہانوں میں فلاح پانے والے بنیں۔ دوران تقریر ناصرات اور اطفال نے نظم بھی سنائی۔ مندرجہ ذیل بچوں نے نظم پڑھی۔ عزیز عبد الصمد۔ عزیزہ نازنین غزالہ مبشرہ سلمہا عزیزہ سلمہ برکت۔ آخر میں صدارتی تقریر کے بعد جلسہ کی کارروائی دعا کے ساتھ ختم ہوئی۔ اس میں لجنہ بھی شامل تھی۔ نیز دوسرے دن لجنہ مقامی نے اپنا الگ جلسہ بھی کیا۔

پاکرتی میں جلسہ سیرت النبیؐ

مکرم عبد الرؤف صاحب ناظر معلم وقف جدید لکھتے ہیں:- مورخہ ۸ نومبر کو بمقام مسجد احمدیہ پاکرتی علاقہ ورنگل میں شام مغرب و عشاء کی نماز کے بعد خاکسار کی صدارت میں

جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا جس میں غیر از جماعت اور غیر مسلم دوست بھی کثیر تعداد میں شامل ہوئے تھے۔ مکرم عباس علی صاحب طاہر نے لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا تھا۔ جلسہ قرآن مجید کی تلاوت سے شروع ہوا جو عزیزم محمد شریف احمد پالاکرتی نے کی۔ نظم عزیزم محمد ملا احمد نے پڑھی۔ پہلی تقریر مکرم محمد پاشاہ صاحب صدر جماعت احمدیہ نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے پہلے عرب کی حالت پر روشنی ڈالی۔ دوسری تقریر میں مکرم نذیر احمد صاحب نے حضورؐ کی تعلیمات پر روشنی ڈالی۔ تیسری تقریر عزیزم محمد شریف احمد نے حضورؐ کا عورتوں اور بچوں پر شفقت کا پہلو بیان کیا۔ عزیزہ طاہرہ بیگم نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔ عزیزہ صفیہ بیگم، عزیزہ رضیہ بیگم، عزیزہ خدیجہ بیگم نے چالیس حدیثیں مع ترجمہ اردو اور تلگو پیش کیں۔ جس سے غیر از جماعت احباب پر بہت اچھا اثر رہا۔ آخر میں خاکسار نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر روشنی ڈالی۔ اور حضورؐ کی پیشگوئی کے تحت حضرت مسیح موعودؑ کی آمد ثابت کی اور آخر میں دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

شموگہ میں لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبیؐ

محترمہ خورشید بیگم صاحبہ تحریر فرماتی ہیں

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارا اجلاس سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم لجنہ اماء اللہ شیموگہ ۲۵؍۱۰ کو محترم بی سید دستگیر صاحب کے مکان پر منایا گیا۔ جلسہ کا آغاز عزیزہ امۃ العلیم صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدہٗ محترم راحت جہاں صاحبہ نے عہد نامہ دہرایا۔ عزیزہ امۃ الحمید اور عزیزہ امۃ العلیم مبشی نے حمد و نعت پڑھیں۔ اس کے بعد مضامین اور تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ عزیزہ سیدہ مبارکہ بیگم نے حقیقی میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان سے مضمون پڑھا۔ خاکسار نے (اردو) کے "آفتاب رسالتؐ کا طلوع" کے عنوان سے ایک مضمون پڑھا۔ محترمہ شرف النساء صاحبہ نے کلام محمود سے ایک نظم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں سنائی۔ اس کے بعد عزیزہ رضیہ بیگم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ پر مختصر تقریر فرمائی۔ بعدہٗ محترمہ حبیبہ سلطانہ صاحبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعت پڑھی۔ محترمہ شمیم بیگم صاحبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ آپ کی زندگی کے مختلف واقعات بیان کرتے ہوئے روشنی ڈالی۔ محترمہ فوزیہ مبینہ صاحبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبہ تبلیغ مضمون پڑھا۔ عزیزہ مقصودہ بیگم نے اخبار بدر سے قبل از بعثت یہودیوں کی نظر میں کے عنوان سے مضمون پڑھا۔ عزیزہ امۃ العلیم نجمہ اور محترمہ امۃ الرشید صاحبہ نے کلام محمود سے نظمیں خوش الحانی سے سنائیں۔ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ نے رسالہ مشکوٰۃ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور عشق الٰہی کے عنوان سے ایک مضمون پڑھا۔ بعدہٗ محترمہ حافظہ بیگم صاحبہ نے اخبار بدر سے آنحضرت صلعم کے عورتوں پر عظیم احسانات کے عنوان سے پڑھا۔ اس کے بعد محترمہ طاہرہ بیگم صاحبہ نے تربیت اولاد کے تعلق سے ایک مضمون سنایا۔ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد واقعات تربیت اولاد کے متعلق سنائے۔ صدارتی تقریر میں صدر صاحبہ نے لجنہ اماء اللہ اسوۂ نبویؐ کو اپنانے کی تلقین کی۔ غیر احمدی بہنیں بھی جلسہ میں شریک ہوئیں۔ بعد دعا اجلاس برخاست ہوا۔

خانپور ملکی میں جلسہ سیرت النبیؐ

مورخہ ۴؍نومبر ۸۷ء بروز بدھ لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد کیا گیا۔ زیر صدارت خاکسار زینت نسرین صدر لجنہ مقامی منعقدہ جلسہ میں محترمہ شاکرہ پروین کی تلاوت کلام پاک اور محترمہ تسنیم فرزانہ کی نظم کے بعد محترمہ عذرہ پروین کی نمایاں آواز میں نبی معظم نبی مکرم ترانہ پیش کیا گیا بعدہٗ محترمہ سامرہ پروین، تسنیم نیلوفر، شبینہ پروین، شاہدہ پروین، ذکیہ پروین، عذرہ پروین، شہناز بانو، سالقہ حمیدہ، عبیدہ پروین، شاہدہ پروین، اختر، محترمہ زاہدہ خاتون صاحبہ نائب صدر لجنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ پھر درمیان جلسہ محترمہ مسرت جہاں، کوثر ناہید، شبنم شگفتہ، معراج تبسم، راشدہ پروین، یاسمین فرزانہ، ساجدہ پروین، ذکیہ پروین اور خاکسار زینت نسرین صدر لجنہ مقامی نے نظمیں پڑھیں۔ اجتماعی دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

(خاکسار:- زینت نسرین صدر لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی)

ساگر میں جلسہ سیرت النبیؐ

مکرم این۔ اے لطیف احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ساگر کرناٹک سے تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۵؍۱۱؍۸۷ کو بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ ساگر نے جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا۔ تلاوت و نظم کے بعد مقررین نے سیرت النبیؐ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اجتماعی دعا کے بعد یہ جلسہ برخاست ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔

ہلدی پدا میں جلسہ سیرت النبیؐ

مکرم شمس الدین خان صاحب معلم وقف جدید ہلدی پدا تحریر فرماتے ہیں کہ ۸؍۱۱؍۸۷ کو مسجد احمدیہ ہلدی پدا میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ یہ جلسہ بعد نماز عشاء مکرم قاری غلام مرتضےٰ خان صاحب کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد مقررین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ غیر احمدی احباب اپنے گھروں میں بیٹھ کر ہماری کارروائی کو سنتے رہے۔ آخر میں صدر جلسہ نے اجتماعی دعا کرادی جس کے بعد یہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہماری اس مساعی کو قبول فرمائے آمین۔

سرینگر کشمیر میں جلسہ سیرت النبیؐ

مکرم سید ناصر احمد صاحب معلم وقف جدید لکھتے ہیں:- مورخہ ۱۳؍نومبر بروز جمعہ بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ سرینگر کے زیر اہتمام سیرت النبی صلعم کے سلسلہ میں مسجد احمدیہ سرینگر میں ایک اجتماع منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل احباب نے سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں اور نظمیں پڑھیں۔

مکرم سید ناصر احمد مربی، مکرم عبدالدین صاحب ڈار خادم مسجد، مکرم ابو غلام رسول صاحب، مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب، مکرم پیر دستگیر مبارک احمد صاحب، عزیز عبدالحکیم صاحب، مکرم محمد یوسف خان صاحب ڈی ایس پی، سید ناصر احمد ندیم معلم وقف جدید، مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز، مکرم عبدالسلام صاحب ٹانک صدر مجلس۔

اختتام تقریب پر جملہ حاضرین میں مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب کی طرف سے چائے کی تواضع کی گئی۔

بقیہ صفحہ نمبر ۲

کی طرف رجوع ہو کہ توحید پر پختگی حاصل ہو۔ کیونکہ خدا سے مانگنا اس بات کا اقرار کرنا ہے کہ مرادوں کا دینے والا خدا ہے (۲) دوسرے یہ کہ تا دعا کے قبول ہونے اور مراد کے ملنے پر ایمان قوی ہو۔
(۳) تیسرے یہ کہ اگر کسی اور رنگ میں عنایت الٰہی شامل حال ہو تو علم اور حکمت زیادت پکڑے (۴) چوتھے یہ کہ اگر دعا کی قبولیت کا الہام اور رویا کے ساتھ وعدہ دیا جائے اور اسی طرح ظہور میں آوے تو معرفت الٰہی ترقی کرے اور معرفت سے یقین اور یقین سے محبت اور محبت سے ہر ایک گناہ اور غیر اللہ سے انقطاع حاصل ہو۔ جو حقیقی نجات کا ثمرہ ہے۔"

(ایام الصلح ص ۱۴)

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو

عبد الحق فضل قائم مقام ایڈیٹر

شاہد ہے غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی و تربیتی مساعی

آندھرا پردیش میں تبلیغی و تربیتی سرگرمیاں

مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس انچارج احمدیہ مشن آندھرا حیدرآباد سے لکھتے ہیں۔ اکتوبر کے آخری ہفتہ میں محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب اور خاکسار نے ضلع محبوب نگر کا تبلیغی و تربیتی دورہ کیا۔ سب سے پہلے جڑچرلہ پہنچ کر عہدیداران جماعت سے ملاقات کی گئی اور حضور پُرنور کی تحریک داعی الی اللہ پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی اور ہر احمدی کم از کم ایک احمدی سال میں بنائے اس پر سختی سے عمل پیرا ہونے کے لئے عزم اور ارادہ کرنے کی تحریک کی گئی ازاں بعد محبوب نگر میں بھی عہدیداران سے تربیتی اور تبلیغی امور کو تیز سے تیز تر کرنے کی طرف توجہ دلائی اس کے بعد جنتہ کنٹہ کی ذیلی تنظیمات کے عہدیداران کو بھی اس طرف توجہ دلائی اور بعد نماز فجر خاکسار نے تربیتی تقریر کی جس میں افراد جماعت کو حضور پُرنور کی ہر تحریک پر لبیک کہنے کی طرف توجہ دلائی اس دورہ میں مکرم سیٹھ ظہیر الدین صاحب نے کار کا انتظام فرمایا جزاہ اللہ۔

یکم نومبر کو احمدیہ مسلم مشن حیدرآباد میں مکرم مولوی محمد عبید اللہ صاحب بی ایس سی کی زیر صدارت تربیتی جلسہ ہوا جس میں تلاوت مکرم مولوی مسعود احمد صاحب انیس معلم وقف جدید نے کی اور مکرم احمد عبد الحکیم صاحب سیکرٹری تعلیم و تربیت حیدرآباد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سُنایا۔ بعدہٗ صدر جلسہ نے داعی الی اللہ کے زیر عنوان مبسوط تقریر کی ازاں بعد خاکسار نے تربیتی امور پر تقریر کی اور مکرم مولوی شمس الدین صاحب زعیم انصار اللہ نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا بعد دعا یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

بعد جلسہ صد سالہ جوبلی سے متعلق جو حیدرآباد و سکندرآباد کی مشترکہ کمیٹی بنائی گئی ہے اس کا اجلاس ہوا۔ جس میں صد سالہ جوبلی کی تیاری کے لئے پروگرام ترتیب دیئے گئے۔

دوران ماہ معززین شہر کو کلمہ طیبہ کی خاطر کتابچہ تقسیم کیا گیا اور بعض کو بذریعہ پوسٹ روانہ کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو بار آور کرے آمین۔

عثمان آباد میں ہفتہ قرآن کریم

محترمہ خاتون بی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ عثمان آباد لکھتی ہیں:۔

الحمد للہ خاکسار کی زیر صدارت عثمان آباد میں جلسہ ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا بعدہ ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی گئی اس کے بعد "قرآن شریف اپنی روحانی خاصیت اور ذاتی روشنی سے اپنے سچے پیرو کو اپنی طرف کھینچتا ہے" کے عنوان پر تقریر کی گئی۔ بعد ازاں ایک بچی نے نظم "وہ روشنی جو پاتے ہیں اس کتاب میں ÷ ہوگی نہیں کبھی وہ ہزار آفتاب میں" خوش الحانی سے پڑھ کر حاضرین جلسہ کو محظوظ کیا۔ ناصرات میں سے ایک بچی نے "قرآن مجید قیامت کے دن سفارش کرے گا" عنوان پر تقریر کی۔ اس کے علاوہ متعدد بچیوں نے قرآن کریم کی عظمت اور فضیلت کے تعلق میں تقاریر کیں۔

اس کے بعد جلسہ اجتماعی دعا سے اختتام پذیر ہوا تمام ممبرات لجنہ کی نمکین اور چائے سے ضیافت کی گئی۔

والپوائی (گوآ) میں صداقت احمدیت پر مستورات میں گفتگو

محترمہ فوزیہ مبشر منڈاسگر لکھتی ہیں:۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار موسم سرما کی تعطیلات میں چند روز کے لئے یہاں والپوائی (گوآ) آگئی تھی جہاں میرے خسر صاحب اور خاوند اپنے تجارتی دورہ پر آیا جایا کرتے ہیں۔ دوران سفر بشارت تبلیغ کے نتیجہ میں بفضل خدا خاص گوآ کے رہنے والے مکرم غضنفر حسین خان صاحب آف والپوائی (گوآ) پولیس واٹرلیس آپریٹر نے دو سال پہلے حلقہ بگوشِ احمدیت ہوکر گوآ میں پہلے احمدی مسلمان ہونے کا شرف پایا ہے جو اس مرحوم کی یہاں پر کافی مخالفت ہے۔ اس کا اثر چھوٹی بچوں پر بھی ہوا ہے مگر خان صاحب محترم بڑے حوصلے والے مخلص احمدی ہیں انہوں نے بھی چاہا کہ اپنی اہلیہ محترمہ سے میں ملوں، چنانچہ ملاقات ہوئی اور کافی دیر تک احمدیت کی صداقت پر بولنے کا موقع ملا۔ واقعات اور آپ بیتیوں کے تعلق میں بھی سُنایا گیا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کے کچھ نمونے جو صبر و رضا پر مشتمل تھے سُنائے جو ایمان کو تازہ کرتے تھے۔ پاکستان میں اندھی مخالفت کا بھی ذکر کرنا پڑا۔ آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات اور مسیح موعود کی صداقت اور مہدی آخر الزماں کا ذکر کرکے بتایا کہ احمدیت عین اسلام ہے جس کی سچائی ان کے گھر میں بھی آگئی ہے۔ آپ بھی اس سے مستفید ہوں۔ گفتگو اللہ کے فضل سے بہت موثر رہی۔ اسی طرح قریب کے بعض گھروں میں بھی پیغام احمدیت کو مختصر رنگ میں پہنچا دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس حقیر کوشش کو قبول کرے اور اس کے مفید نتائج مرتب فرمائے آمین

شاہجہانپور میں لجنہ اور ناصرات کا اجتماع

محترمہ امۃ الباری صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور تحریر فرماتی ہیں:۔ الحمد للہ لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور کا سالانہ اجتماع ۲۲۔ ۲۳ر ستمبر کو منایا گیا جو خاکسار کی زیر صدارت تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ بعد ازاں خاکسار نے عہد نامہ دہرایا اور نظم پڑھی گئی۔ اور حضور پُرنور کا روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ اور سالانہ رپورٹ مختصر سنائی گئی۔ اس کے بعد مقابلہ جات ہوئے جو اس طرح تھے۔

مقابلہ حسن قرأت میں ۷، مقابلہ حفظ قرآن میں ۸، مقابلہ تقاریر میں ۷، مقابلہ نظم خوانی میں ۱۰، مقابلہ بیت بازی میں ۶، اور مقابلہ مشاہدہ و معائنہ میں ۸ ممبرات نے حصہ لیا۔ دوسرے دن کی کاروائی بھی خاکسار کی زیر صدارت ہوئی۔ اور اسی دن ناصرات الاحمدیہ کا اجتماع تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا۔ اس کے بعد عہد نامہ بچیوں کو دہرایا گیا۔ اور سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی گئی۔ اور حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ اور حضرت آپا جان صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان ہر دو کے پیغام سنائے گئے۔ بچیوں نے مختلف مقابلہ جات میں حصہ لیا اور دوسرے مقابلہ جات کے علاوہ یہ مقابلے بھی ہوئے۔

مقابلہ دینی معلومات میں گیارہ بچیوں نے حصہ لیا۔ مقابلہ فی البدیہہ تقریر میں گیارہ بچیوں نے حصہ لیا۔ آخر میں خاکسار نے تمام آنے والے مہمان اور کارکنان کا شکریہ ادا کیا۔ اور پھر عہد دہرایا گیا اور دعا کے بعد دو روزہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ موگرال (کیرالہ)

محترمہ کنجی بی صاحبہ موگرال لکھتی ہیں:۔ خدا کے فضل سے لجنہ اماء اللہ موگرال کا سالانہ اجتماع ۲۳ر اگست کو منعقد ہوا۔ اجتماع کا آغاز تلاوت کلام پاک سے شروع ہوا۔ اور پھر لجنہ اماء اللہ کا عہد دہرایا گیا۔ سب سے پہلے مقابلہ حسن قرأت ہوا۔ اس میں پانچ بہنوں نے حصہ لیا۔ مقابلہ نظم خوانی میں نو (۹) ممبرات نے حصہ لیا۔ مقابلہ تقاریر میں ۶ ممبرات نے حصہ لیا ہے۔ اسی طرح جن ممبرات نے پوزیشن حاصل کی ان کو انعامات دیئے گئے۔ اور مہمان ممبرات کا شکریہ ادا کیا اور صدر صاحبہ نے اپنے نصائح سے ممبرات کو توجہ دلائی اور پھر دعا کے بعد اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ سورب

محترمہ امۃ النصیر صاحبہ جنرل سیکرٹری سورب لکھتی ہیں۔ الحمد للہ ہمارا دو روزہ سالانہ اجتماع لجنہ و ناصرات کا ہوا۔ اجتماع کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اس کے بعد نظم پڑھی گئی اور لجنہ و ناصرات کا عہد دہرایا گیا اس کے بعد علمی مقابلہ جات ہوئے۔ مقابلہ تلاوت قرآن پاک۔ مقابلہ نظم خوانی اور تقریری مقابلہ ہوا۔

اور پوزیشن لینے والی ممبرات کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ صدر صاحبہ نے تمام ممبرات کا شکریہ ادا کیا۔ اور آئندہ اس سے بھی زیادہ احسن طور سے کام کرنے کی طرف توجہ دلائی اور دعا بھی کی۔ اور اس طرح دعا کے بعد ہمارا دو روزہ لجنہ و ناصرات کا اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ بنگلور

محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بنگلور تحریر فرماتی ہیں:۔ محض اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل ہے کہ ہمارا سالانہ اجتماع لجنہ و ناصرات کا اچھے پیمانہ پر اور احسن طریق پر عمل میں آیا۔ الحمد للہ۔

چار بجے لجنہ اماء اللہ کا اجتماع بمقام دار الفضل میں بروز اتوار منعقد کیا گیا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ قرآن مجید کی تلاوت محترمہ اقبال النساء صاحبہ نے کی۔ محترمہ شاہدہ بیگم صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔ محترمہ وسیم النساء صاحبہ نے سوانح صحابیات پر روشنی ڈالتے ہوئے بہنوں کو محظوظ کیا۔ اجتماع میں شرکت کرنے والی کل ۲۵ ممبرات موجود تھیں اور جن بہنوں نے امتحان دیا تھا ان کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ بعد ازاں اقتباسات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ پڑھ کر سنائے گئے اور تربیتی امور پر خاکسار نے توجہ دلاتے ہوئے چندوں کی ادائیگی کی بھی تلقین کی۔ بعد ازاں مقابلہ جات کا سلسلہ شروع کیا گیا۔

مقابلہ حسن قرأت، مقابلہ حفظ قرآن، مقابلہ نظم خوانی، مقابلہ تقریر، مقابلہ بیت بازی، مقابلہ دینی معلومات، مقابلہ فی البدیہہ تقریر، مقابلہ پیغام رسانی، مقابلہ مشاہدہ و معائنہ اور ورزشی مقابلہ جات ہوئے اور پوزیشن لینے والی ممبرات کو انعامات تقسیم کیے گئے۔ اللہ تعالیٰ آئندہ سال بھی لجنہ و ناصرات کو مزید امتحان میں ذوق اور شوق سے حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے اور کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ کرڈاپلی

محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کرڈاپلی اڑیسہ سے لکھتی ہیں:۔

لجنہ اور ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۸-۹ و ۱۰ نومبر سے تین روز منعقد ہوا۔ ایک مہینہ پہلے سے مقررہ تاریخ کا اعلان کیا گیا اور روزانہ کلاس لگا کر لجنہ اور ناصرات کو تیاری کرائی گئی۔ چنانچہ مورخہ ۸ کو ناصرات الاحمدیہ کا اجتماع تلاوت قرآن مجید اور ناصرات الاحمدیہ کا عہد دہرانے اور اجتماعی دعا سے کارروائی شروع کی گئی۔ اسی طرح مورخہ ۹ و ۱۰ نومبر کو چاروں حلقوں میں لجنہ اماء اللہ کا مشترکہ اجتماع کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور عہد دہرانے سے اجتماع کی کارروائی شروع کی گئی۔ کثیر تعداد میں لجنہ اور ناصرات اجتماع میں شریک ہوئیں اور تلاوت قرآن مجید۔ نظم خوانی اور تقاریر کے مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ اول دوم، سوئم آنے والی لجنہ اور ناصرات کو انعامات دیئے گئے۔ آخر میں خاکسار نے تمام لجنہ اور ناصرات کو اپنے اپنے حلقہ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر دینی تعلیم حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ ہماری یہ مقامی اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

ان تینوں روز کے پروگرام میں مکرم محمد صدیق صاحب، صدر جماعت احمدیہ کرڈاپلی اور شمس الحق خان صاحب معلم وقف جدید اور ایک اجلاس میں مکرم مولوی شیخ عبد الحلیم صاحب مبلغ انچارج بھونیشور نے بھی جج کے فرائض سرانجام دیئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس اجتماع کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

تربیتی جلسہ:۔ مکرم پی صدیق صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ پینگا پیریم تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۲ کو بعد نماز مغرب مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام مکرم ٹی ایچ عبد الرحمٰن صاحب معلم وقف جدید کی صدارت میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں مستورات و احباب کے علاوہ بچے بھی شامل تھے۔ مکرم شمس الدین صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی۔ عزیز ابن شفیق احمد نے نظم پڑھی۔ مکرم محمد احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ نے سورۃ العصر کی تفسیر بیان کی۔ مکرم صدر اجلاس نے اس موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک نہایت اہم اور ضروری پیغام ملیالم زبان میں ترجمہ کر کے پڑھ کر سنایا۔ دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

سکھ بھائیوں کے ایک اجتماع میں جماعت احمدیہ کے نمائندہ کی تقریر

قادیان میں ہر سال محترم پریتم سنگھ صاحب بھاٹیہ اپنے ہاں گورو نانک علیہ الرحمت کے جنم دن کی خوشی میں ایک تقریب منعقد کرتے ہیں امسال بھی یہ تقریب مورخہ ۱۵ نومبر کو ان کے ہاں منعقد ہوئی جس میں مکرم کلونت سنگھ صاحب ایم ایل اے حلقہ قادیان مکرم ماسٹر جوہر سنگھ صاحب حلقہ کاہنووال اور مکرم سیج الیس ڈھلوں صاحب S.D.O مقامی .E.S.F کے علاوہ اور دیگر معزز حضرات بھی شریک ہوئے۔

جماعت احمدیہ کی طرف سے مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ مکرم فضل الہی خان صاحب سابق نائب ناظر امور عامہ، مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید نائب ناظر امور عامہ اور مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب مبلغ انچارج دہلی مشن شامل ہوئے۔ اس تقریب میں حضرت بابا نانک علیہ الرحمت کی سیرت، سوانح اور تعلیمات کے متعلق محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے تقریباً بیس منٹ تقریر کی جس میں انہوں نے مذاہب اور فرقوں کے آپس میں بھائی چارہ صلح اور قومی اتحاد و یکجہتی کے مختلف پہلوؤں کو حضرت بابا صاحب کی تعلیمات کی روشنی میں اجاگر کیا جسکو حاضرین نے بہت پسند کیا۔

(نامہ نگار خصوصی)

سانحہ ارتحال

(۱)۔ مکرم منیر احمد صاحب، حافظ آبادی ناظر امور عامہ قادیان کی والدہ محترمہ کے حقیقی ماموں مکرم اسلم خان صاحب آف فتحپور۔ یو۔پی مورخہ ۲۰ کو فتحپور میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم موصوف نے علاقہ فتحپور میں اور نواحی علاقوں میں کثرت سے تبلیغ احمدیت کی اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے ان علاقوں میں بہت سارے احباب کو حلقہ بگوش اسلام و احمدیت ہونے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ مرحوم ابتدائی درویشوں میں سے تھے جو پارٹیشن کے بعد کچھ عرصہ قادیان میں رہ کر اپنے وطن فتحپور چلے گئے تھے۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں مقام قرب عطا فرمائے اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(ادارہ)

(۲)۔ خاکسار کے خسر محترم سید عبد الستار آف بلاری (بہار) مورخہ ۹ نومبر کی شب آٹھ بجے دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے بلاری میں وفات پاگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم ایک مخلص احمدی تھے اور دینی جذبہ رکھتے تھے۔ تبلیغ کرنے کا ان کو بے حد شوق تھا۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کا حامی و ناصر ہو اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرما دے آمین۔

(خاکسار:۔ نصرت پروین بنت محمد سعید الدین مرحوم قادیان)

درخواست دعا اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور بزرگان سلسلہ کی دعاؤں سے خاکسار کے خاوند مکرم سید میرزا احمد افضل صاحب ابن ڈاکٹر سید محمد صلاح الدین صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ جمشید پور کو برلا (BIRLA) کی ایک کمپنی میں مارکیٹنگ آفیسر کا عہدہ عطا کیا ہے۔ خاکسار مبلغ پچاس روپیہ اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے مزید دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے تمام بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست کرتی ہے۔ (خاکسار نشرح بیگم ... مونگھیر)

ضروری اعلان بسلسلہ واپسی ریزرویشن

بموقعہ جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۸۷ء

امسال جلسہ سالانہ قادیان ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر ۱۹۸۷ء میں شامل ہونے والے احباب کی واپسی میں سہولت کے لئے امرتسر ریلوے اسٹیشن سے ٹکٹوں کی ریزرویشن کا انتظام کیا جارہا ہے لہٰذا اس سہولت سے فائدہ اٹھانے کے خواہشمند احباب مندرجہ ذیل کوائف سے جلد مطلع فرمادیں۔

(۱) تاریخ واپسی ریزرویشن (۲) اسٹیشن کا نام جہاں تک ریزرویشن کروانی مقصود ہے (۳) درجہ کلاس فسٹ کلاس یا سیکنڈ کلاس (۴) ٹرین کا نام اور نمبر (۵) سفر کرنے والوں کی جنس اور عمر (۶) پورے ٹکٹ اور نصف ٹکٹ کی بھی وضاحت کی جائے۔

ضروری نوٹ:۔ ریلوے قوانین کے مطابق بڑے بڑے شہروں سے واپسی (از امرتسر) کی ریزرویشن وہاں سے ہوسکتی ہے۔ البتہ امرتسر پہنچ کر اس ریزرویشن کو کنفرم کرالینا ضروری ہے۔ اور ٹکٹ پر ٹرین نمبر اور سیٹ نمبر نوٹ کرواکر مزید تسلی کر لی جائے اور اگر وہاں سے ایسی سہولت نہ مل سکتی ہو تو پھر مندرجہ بالا کوائف ارسال فرمائیں۔

(ب) چونکہ ریزرویشن کافی دن پہلے کرانی ہوتی ہے لہٰذا اس سلسلہ میں اطلاع جلد از جلد بھجوادی جائے تاکہ دفتر جلسہ سالانہ کو بروقت کاروائی کرنے میں سہولت رہے۔

دیگر معلومات و ہدایات

امرتسر سے قادیان صرف ایک ٹرین آرہی ہے جو امرتسر اسٹیشن سے ۱-۲۰ بجے کے قریب چلتی ہے اور ۴۵-۳ کے قریب قادیان پہنچ جاتی ہے اور ۴-۱۰ پر واپس روانہ ہوجاتی ہے۔ جو احباب اس ٹرین کو نہ لے سکیں گے ان کو امرتسر سے قادیان بذریعہ بس سفر کرنا ہوگا اس سلسلہ میں مدد اور تعاون کے لئے امرتسر ریلوے اسٹیشن پر خدام موجود ہوتے ہیں ان سے رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے

۲۔ پنجاب میں حالات نارمل ہونے کی وجہ سے دیگر صوبہ جات کے احمدی بھائی بلاخوف وخطر اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کے لئے سفر کرسکتے ہیں۔ البتہ اس سفر میں خواتین کو برقعہ پہننے اور مردوں کو ٹوپی یا پگڑی پہننے کی تاکید کی جاتی ہے۔

۳۔ ماہ دسمبر میں چونکہ قادیان میں سردی ہوجاتی ہے لہٰذا احباب جماعت سے گذارش ہے کہ وہ موسم کے مطابق گرم پارچات اور بستر اپنے ہمراہ لائیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس بارہ میں تاکیدی ارشاد ہے جس کی تکمیل کی جانی بہت ضروری ہے۔

۴۔ ریزرویشن کے لئے خط بھجوانے کے ساتھ ہی مہربانی فرماکر واپسی کرایہ کی رقم بھی بذریعہ M.O یا بنک ڈرافٹ ارسال فرمائیں بنام محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان اور اسکی اطلاع دفتر جلسہ سالانہ کو بھی دی جائے۔

۵۔ مہربانی فرماکر احباب جماعت ان ہدایات کی پابندی فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک اجتماع میں شرکت کرنے کی کوشش فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ سب کا حافظ و ناصر ہو اور اس بابرکت اجتماع کی برکات سے مستفید ہونے کی توفیق عطا کرے آمین۔

افسر جلسہ سالانہ قادیان

افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:۔ ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PHONE - 275475
RESI - 273903

CALCUTTA - 700073.

الخیر کلّہ فی القرآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA　PHONE 279 E03.

CARDBOARD BOX MFG. CO

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCE STREET, CALCUTTA-700072.

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار

راجچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS

ELECTRIC CONTRACTOR

TARUN BHARAT CO. OP. HOUSE SOCT

PLOT NO. 5, GROUND FLOOR OLD CHAKALA

OPP. CIGARETTE FACTORY, ANDHERI (EAST)

BOMBAY - 400099.

PHONES OFFICE:- 6348119.
RESI:- 629389

ھوالناصر

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں

معیاری سونا کے زیورات بنوانے

خریدنے کے لئے تشریف لائیں!

الرؤف جیولرز

۱۶- خورشید کلاتھ مارکیٹ۔ حیدری۔ شمالی ناظم آباد۔ کراچی

(فون نمبر:۔ 617096)

ارشاد باری تعالیٰ:۔

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ

(اے محمدؐ) یقیناً ہم نے تجھے کوثر (ہر چیز بکثرت) عطا کی ہے۔

(طالبِ دعا)

آٹو ونگس

AUTOWINGS,

13-SANTHOME HIGH ROAD.

MADRAS-600004.

PHONES 76360
74350

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

{تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے}

پیشکردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈرنکس، مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:- 294

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

SK-GHULAM HADI & BROTHERS, READY-MADE GARMENTS DEALERS
CHANDAN BAZAR, BHADRAK, Distt.-BALASORE (ORISSA)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس	گڈ لک الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد۔ (کشمیر)	انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو، ٹی وی اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے" (کشتی نوح)

پیشکش:-
ROYAL AGENCY
PRINTERS, BOOKSELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS.
CANNANORE-670001- PHONE NO.4478.
HEAD OFFICE P.O.-PAYANGADI - 670303 (KERALA) PHONE NO12

"پندرھویں صدی ہجری غلبہ اسلام کی صدی ہے"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)
(پیشکش)
SAIRA Traders
WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PVC CHAPPALS.
SHOE MARKET, NAYAPUL, HYDERABAD-500002-
PHONE NO.522860.

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم)
الائیڈ گولڈ پروڈکٹس
بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے
(پتہ)
نمبر ۲۲۰/ ۴ / ۲ عقب پی گوڑہ بڑے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)
(فون نمبر: ۹۱۴ ۔۔۔)

"وہ کیا چیز ہے جو دعا سے حاصل نہیں ہوتی"
(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۶۲)

AIR®
CALCUTTA-15.
پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز برساتی پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!